فنِ تجوید و قراءت کے موضوع پر سلیس اور آسان کتاب

توضیح التجوید

فی الاسلوب الجدید

المعروف

تجویدی گائیڈ

تحریر و ترتیب

(المقری) فقیر محمد مسعودی

ناشر: کتب خانہ شانِ اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور (پاکستان)

فون: ۷۳۵۱۱۲۰

فنِ تجوید وقراءت کے موضوع پر سلیس اور آسان کتاب

توضیح التجوید فی الاسلوب الجدید

المعروف

تجویدی گائیڈ

تحریر و ترتیب

(المقری) فقیر محمد مسعودی

بانی وخادم دار التجوید والقرآن پسرور روڈ سیالکوٹ

ناشر: کتب خانہ شانِ اسلام، راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	توضیح التجوید فی الاسلوب الجدید (تجویدی گائیڈ)
مُصنف	قاری فقیر محمّد مسعودی
کتابت	محمد ارشد سلیم قادری (گولڈ میڈلسٹ)
ناشر	کُتب خانہ شانِ اسلام۔ اُردو بازار۔ لاہور
قیمت	35/-

کُتب خانہ شانِ اسلام
راحت مارکیٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور
پاکستان فون ۷۳۵۱۱۲۰

انتساب

اپنے والدِ مکرّم و محترم حضرت مولانا محمّد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

اور

والدہ محترمہ ہاجرہ بیگم مدّ ظلّہا

جن کی مستجاب دُعائیں ہر آن مجھے

اپنے حصار میں رکھتی ہیں کہ!

مسعودی

جنوری ۱۹۹۵ء

نظرثانی

برادر محترم استاذ القراء القری الشیخ سید مومن شاہ صاحب مدظلہ العالی
صدر مدرس شعبہ تجوید و قرأت، مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار کوچہ کندی گراں، لاہور

ھدیہ تشکر

عالمِ اسلام کے شہرہ آفاق مقری

الشیخ سید صداقت علی شاہ

صدارتی ایوارڈ یافتہ

چیئرمین انجمن صوت القراء پاکستان

جنکی بے لوث محبت اور خلوص نے مجھے اِس خدمت کیلئے تیار کیا !

مسعودی

حرفِ آغاز

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زیرِ نظر کتاب توضیح التجوید فی اسلوبُ الجدید (تجویدی گائیڈ) میں اِس اَمر کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے کہ کتبِ تجوید میں طویل عبارتوں کو مختصر اور مُشکل اصطلاحات کو آسان انداز اور الفاظ میں پیش کیا جائے، اور قدیمی اُردو الفاظ کو جدید الفاظ کا جامہ پہنایا جائے۔

اِس کتاب میں تجوید کے تقریباً تمام مسائل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ فنِ تجوید و قراءت کے طلبا کو نصابی کُتب سمجھنے میں یہ ممد و معاون ثابت ہو، علاوہ ازیں دیگر شعبہ ہائے زندگی کے افراد بھی اِس سے فوائد حاصل کر سکیں۔

میں اِس میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں؟ یہ قارئین اور فنِ تجوید کے اساتذہ کرام وا طلبا کی آراء کے بعد ہی معلوم ہوگا۔

اِس کتاب کو آپ تک پہنچنے میں حضرت مولانا قاری امداد اللہ کراچوی، حضرت مولانا نورالحسن تنویر۔ حضرت مولانا قاری محمد اعظم چشتی کا ممنون و مشکور ہوں، جنہوں نے نہایت محنت، جانفشانی سے اسکی ترتیب و تدوین میں میرے ساتھ کام کیا۔ اور اِس کی کتابت اور حُسنِ طباعت کے مراحل میں شہزادہ قلم محمد ارشد سلیم قادری (گولڈ میڈلسٹ) چٹوں موم سیالکوٹ نے اپنی کاوشوں سے نوازا۔

جزاھم اللہ فی الدارین خیراً

طالبِ دعا : خادم القرآن

فقیر محمد مسعودی

بانی مدرسہ دارالتجوید القرآن، گلشن ابراہیم۔ پسرور روڈ۔ سیالکوٹ

ضروری اصطلاحات

نام اصطلاح	معنی	نام اصطلاح	معنی
تعوّذ یا استعاذہ	اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	مشدّد	شدّ والا حرف
تسمیہ یا بسملہ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	ماقبل	پہلا حرف
حروف ہجا یا تہجی	الف سے یا تک ۲۹ حروف	ما بعد	بعد والا حرف
حروف مقطعات	سُورتوں کے شروع میں	وصل	ملانا
	علیحدہ علیحدہ حروف	وصل کل	تمام کو ملانا
حرکات	زبر، زیر، پیش	فصل	علیحدہ رکھنا
متحرک	زبر، زیر، پیش والا حرف	فصل کل	تمام کو علیحدہ رکھنا
فتحہ	زبر	وصل اوّل فصل ثانی	پہلے کو دُوسرے سے ملانا
مفتوح	زبر والا حرف		اور دُوسرے کو تیسرے سے علیحدہ رکھنا
کسرہ	زیر	فصل اوّل وصل ثانی	پہلے کو دُوسرے سے علیحدہ
مکسور	زیر والا حرف		رکھنا دُوسرے کو تیسرے
ضمہ	پیش		سے ملانا۔
مضموم	پیش والا حرف	لحن	(۱) لہجہ (۲) غلطی
سکون	جزم	لحن جلی	بڑی غلطی
ساکن	جزم والا حرف	لحن خفی	چھوٹی غلطی
تشدید	شد	وقف	ٹھہرنا (سانس توڑ کر)

سکتہ	ٹھہرنا (سانس نہ توڑ کر)	اسکان	آخری حرف کو ساکن
تفخیم	پُر پڑھنا		کرنا (وقف کا نام)
ترقیق	باریک پڑھنا	اشمام	ہونٹ گول کر کے پیش کا
مد	لمبا کرنا		اشارہ (وقف کا نام)
ادغام	دو حروف کو ایک کرکے پڑھنا	رَوم	آخری حرف کی حرکت کا کچھ
اخفاء	چُھپا کر پڑھنا		حصّہ ظاہر کرنا (وقف کا نام
اظہار	ظاہر کر کے پڑھنا	اجتماع ساکنین	دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا
اقلاب	بدل کر پڑھنا (نون کو میم سے)	علیٰ حدّہٖ	اپنی حدود میں قائم رہنا
ابدال	ایک حرف کو دُوسرے	علیٰ غیرِ حدّہٖ	اپنی حدود سے تجاوز ہونا
	سے بدل دینا۔	تام	مکمل
تحقیق	صاف پڑھنا	ناقص	نامکمل اُدھورا
تسہیل	سہل کر کے پڑھنا	مثلین	ایک جیسے دو حروف
حذف	حرف کو نہ پڑھنا	متجانسین	ایک مخرج کے دو حروف
غُنّہ	ناک کی آواز کا نام	متقاربین	قریب المخرج دو حروف
اشباع / صلہ	اُلٹا پیش کھڑی زیر کی آواز	حرفی	مقطعات میں ہو
مقطوع	علیحدہ علیحدہ حروف	کلمی	کلمات میں ہُوں
موصول	مِلے ہُوئے حروف	صغیر	ادغام کی اصطلاح
مرسوم	رسمِ عثمانی میں موجود	کبیر	ادغام کی اصطلاح
امالہ	مجہول پڑھنا الف کو یا	طول	لمبی مد: چار یا پانچ الف
	زبر کو زیر کیطرف مائل کرنا	توسط	درمیانی مد: ۲½ یا ۳ الف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فنِّ قرأت
اور
اس کی ضرورت

کائنات کی لامحدود وسعتیں آسمان کے ستارے چاند کی چمک سُورج کی رُوشنی، ستاروں کی چشمک خالق وقادر کی عظمت و رفعت پر شاہد و گواہ ہیں۔ قرآن اِسی عظیم و رفیع ہستی کے کلام کا نام ہے، کلام کا اندازہ متکلم کی بزرگی و منزلت سے لگایا جاسکتا ہے۔ آقائے کائنات نے اِس تجزیے کو یوں بیان فرمایا ہے جس طرح خالق تمام مخلوق سے بُلند و برتر ہے اسی طرح کلامِ خالق مخلوق کے کلام سے ممتاز و بالا ہے یعنی کلام الاعلیٰ اعلی الکلام خود خُداوند قدوس نے قرآن کے متعلق بیان فرمایا۔

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡیَةِ اللّٰهِ (سُورہ حشر)

اگر ہم قرآن کو پہاڑ کے سینے پر اُتارتے تو اس کا سینہ پارہ پارہ ہوجاتا۔

اس کے دِل کے ٹکڑے ٹکڑے اُڑجاتے نظرِ انتخاب حضرت انسان پر پڑی اَور یہ چشمۂ ہدایت اُسے تفویض ہُوا۔ اَور جب اسے سب سے عظیم مجود قاری نے پڑھا تو زمین وآسمان وجد میں آگئے، ملائکہ دم بخود رہ گئے جنوں کے لبوں پر سکوت کی مُہریں لگ گئیں اِنسان جُھک پڑے۔

دریا کا جوش رُک گیا طوفان تھم گیا
جو تھا جہاں لرز کے اسی جا پہ جم گیا

یہاں تک کہ خود ربّ العلمین نے بھی توجہ فرمائی۔ بخاری و مُسلم میں روایت ہے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیۡءٍ مَّا اَذِنَ النَّبِیُّ حُسۡنَ الصَّوۡتِ بِالۡقُرۡاٰنِ یُجۡهَرُ بِهٖ۔

اَور پھر اس وقت اگر بڑے سے بڑا دشمن بھی آیا تو اس کا دِل بے قابُو ہوگیا، اَور جب اُٹھا تو سب کچھ نثار کرچکا تھا اور اس میں اِتنی جاذبیت اَور حلاوت تھی کہ جس نے ایک دفعہ سُن لیا خواہ وہ اَبُوجہل، عتبہ اَور شیبہ جیسے معارض و مناقض ہی کیوں نہ ہوں دُوبارہ سُننے پر مجبُور ہوگئے۔ اَور جب آپس میں نظر نظریں ملیں تو بے اختیار کہہ اُٹھے معلوم نہیں محمّد کی زبان میں کونسا جادُو ہے کہ باوجود عناد کے کھنچے چلے آتے ہیں۔ اَب دیکھنا یہ ہے کہ اس مجوّدِ اعظم صاحبِ قرآن صَلّی اللہ عَلَیۡہِ وَسلّم کے پڑھنے کا

انداز کیا تھا، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ بِالْقَطْعِ وَ يَمُدُّ مَدًّا۔

آپ قرآنِ مجید کو آہستہ آہستہ اور الفاظ کو علیحدہ علیحدہ کر کے تلاوت کرتے تھے۔

اسی تحدید و تمدید کا نام "تجوید" ہے جسے عرفِ عام میں قرأت کہا جاتا ہے۔ اور یہی تعدیل جس کے متعلق اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے بصیغہ امر ارشاد فرمایا:۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔ قرآن حکیم کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ ترتیل کی تفسیر یوں فرماتے ہیں۔

الترتيل هو تجويد الحروف ومعرفة الوقوف

ترتیل جودت الفاظ اور معرفت وقوف کا نام ہے۔

اور "تجوید" کہتے ہیں۔

اَدَاءُ الْحُرُوْفِ مِنْ مَخَارِجِهَا۔

حروف کا ان کے مخارج سے ادا کرنا یوں سمجھئیے ادائیگی حروف اسی انداز اور طریقے سے ہو جس کو اہلِ زبان نے وضع کیا تھا اور جس سے یہ معرفت حاصل ہوتی ہے اس کو فنِ قرأت پکارا

جاتا ہے اس فن کا سیکھنا عجمیوں کے لیے خصوصًا بہت اہم ہے کیونکہ عربی سے عدمِ واقفیت کی بنا پر حروف میں فرق و تمیز نہیں ہو سکتی پھر عربی زبان بھی ایسی ہے جس میں حروف کی آواز بدلنے سے معنی بدل جاتا ہے جیسے ضلال، بالضاد اس کے معنی ہے گمراہی و ہلاکت، اگر یہی ضلال، ظا کے ساتھ ہو ظلال، بالکسر سایہ دار چیز کو کہتے ہیں۔ "ضرب" اگر ضاد کے ساتھ ہو تو مارنے کے معنی ہے اور اگر زا کے ساتھ "زرب" ہو تو مویشیوں کو باڑے میں بند کرنے کو کہتے ہیں، اسی طرح "وثق" اگر ثا کے ساتھ ہو تو بھروسہ کرنا اور اگر "وسق" سین کے ساتھ ہو تو ایک معروف پیمانے کا نام ہے یہ اور اس قسم کے سینکڑوں الفاظ ایسے ہیں جن کی صرف آواز بدلنے سے معنی میں تبدیلی ہو جاتی ہے، ان تمام چیزوں سے محفوظ رہنے کے لیے فنِ قرائت کی ضرورت پڑتی ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ کے قرآنِ پاک کو صحیح عظمت و شان سے پڑھا جائے اور ایسی غلطیوں سے بچا جائے جس پر کسی قسم کی گرفت ہو سکتی ہے، کیونکہ خدائے عظیم کا کلام ہے اسی لیے امام محمد بن محمّد الجزریؒ نے المقدمۃ الجزریہ میں فرمایا۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ

مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا
وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

علمِ تجوید کا حاصل کرنا اور سیکھنا ضروری ہے جو شخص قرآن کو تجوید سے نہ پڑھے گا گنہگار ہوگا۔

اس لیے کہ اللہ نے (قرآنِ کریم کو) تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے۔

اور اسی طرح (تجوید کے ساتھ وہ قرآن) اس کی جانب سے ہم تک پہنچا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے ارشاد فرمایا۔

اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا
وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْفِسْقِ وَالْكَبَائِرِ۔

قرآنِ حکیم کو اس انداز سے پڑھو جس طرح اہلِ عرب پڑھتے ہیں اہلِ فسق وکبائر کی طرح پڑھنے سے بچو۔

یعنی اہلِ عرب نزاکتِ الفاظ کو سمجھتے ہیں تم بھی ان کی اتباع کرو، یہ صرف اسی وقت ہوسکتا ہے جب ہم اصولِ تجوید وقرأت سے واقفیت پیدا کریں۔ ساتھ ہی ایسے شخص کے لیے خوشخبری بھی سنادو۔

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ

ماہرِ قرآن ملائکہ وانبیاء کے ساتھ ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں، یہاں مہارت سے مراد جودۃ اللفظ ہے۔ یعنی

تلاوت مع التجوید (مرقاۃ) پھر خود ہی تجوید کے معنی بیان فرمادیا۔

تَجْوِيْدُ الْقُرْاٰنِ هُوَ تَحْسِيْنُ اَلْفَاظِهٖ
بِاِخْرَاجِ الْحُرُوْفِ مِنْ مَّخَارِجِهَا۔

تجویدِ قرآن سے مراد الفاظ کے خوبصورتی کے ساتھ ادا کرتے ہوئے مخارج کا لحاظ رکھنا۔ (منح الفکریۃ)

ملا علی قاریؒ بھی فنِ قرأت جاننا واجب اور اس پر عمل فرضِ عین سمجھتے ہیں۔

ثُمَّ هٰذَا الْعِلْمُ لَا خِلَافَ فِيْ اَنَّهٗ فَرْضُ كِفَايَةٍ
وَالْعَمَلُ بِهٖ فَرْضُ عَيْنٍ۔ (شرح مقدمۃ الجزری)

یعنی اس بات پر اتفاق ہے کہ فنِ قرأت کا حصول فرضِ کفایہ اور اس کے مطابق تلاوت کرنا فرضِ عین ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ (رواہ ابوداؤد ونسائی)

قرآن کو اپنی خوش آوازی سے زینت دو۔

اور ایک موقع پر فرمایا۔

مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا ۔ (ابوداؤد)

جس نے قرآن خوش الحانی سے نہیں پڑھا وہ ملّتِ بیضا سے خارج ہے۔

شارحین اس حدیث پر لکھتے ہیں۔ یہاں غنائیت سے مُراد ایسا غنا ہے جو اصُولِ قرأت کے مطابق ہی نہیں بلکہ جزوِ فنِ تجوید و قرأت ہو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود ہی اس کی توضیح فرمادی کہ قرآن کو ان تمام چیزوں سے مرصع کرنے کی اس لیے ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ کہ قرآنِ کریم اس طرح پڑھا جائے جس طرح اُتارا گیا ہے۔

كَمَا قَالَ

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ ۔

مطلب یہ ہے کہ قرآنِ کریم خوبصورت عُمدہ ادائیگی کے ساتھ پڑھو یہی منشاء ربّ العالمین ہے، یہی تعلیم مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے اور اسی کا حُکم دیا گیا ہے کیونکہ ایک دِن آنے والا ہے جب دربارِ خُداوندی ہوگا۔ اور قاری کو آواز دی جائے گی۔ جس طرح دُنیا میں قُرآن پڑھتے تھے اسی طرح تلاوت کرو۔ اور معراجِ عالیہ طے کرتے جاؤ۔

طالبِ دُعا

مسعودی

تجوید کی تعریف

لغوی معنی:۔ عُمدہ کرنا یا سنوارنا كَمَا جَوَّدَ الشَّيْئَ اَىْ حَسَّنَهٗ (المنجد)

تعریف:۔ اصطلاح قراء میں ہر حرف کو اس کے مخرج سے تمام صفات لازم اور عارضہ کے ساتھ ادا کرنا۔

موضوع:۔ حروفِ ہجا "ا" سے "ی" تک۔

مقصد:۔ حروف کی صحیح ادائیگی۔

غرض:۔ رضائے الٰہی و سعادتِ دارین۔

لحن، لب و لہجہ:۔ قواعد تجوید کے مطابق ہو تو فرمانِ نبوی کے مطابق ہے۔

ــه اَلتَّجْوِيْدُ لُغَةً اَلتَّحْسِيْنُ يُقَالُ هٰذَا شَيْئٌ جَيِّدٌ اَىْ حَسَنٌ وَ اِصْطِلَاحًا اِخْرَاجُ كُلِّ حَرْفٍ مِّنْ مَّخْرَجِهٖ مَعَ اِعْطَاءِ يلحقه و مستحقه (البرہان)

ــه مَوْضُوْعُهٗ اَلْكَلِمَاتُ الْقُرْاٰنِيَّةُ قِيْلَ وَالْحَدِيْثُ كَذَالِكَ ۔ (البرہان)

ــه غَايَتُهٗ صِيَانَةُ اللِّسَانِ عَنِ اللَّحْنِ فِىْ كَلَامِ اللّٰهِ ۔ (البرہان)

ــه موضوع کی تعریف:۔ کسی چیز کی ذاتی حالات سے کسی علم میں بحث کی جائے اس چیز کو اس علم کا موضوع کہتے ہیں۔

ــه تاکہ قرآن کریم صحیح پڑھا جائے، استاذ محمد الصادق قمحاوی مصنف اَلْبُرْهَانُ فِىْ تَجْوِيْدِ الْقُرْاٰنِ

تجوید کی اہمیت

علم تجوید کا حکم شرعی :- (ا) فرض عین : تجوید کے ساتھ تلاوت کرنا۔

(ب) فرض کفایہ : علمِ تجوید کو مکمل حاصل کرنا۔

تجوید کے خلاف پڑھنا لحن کہلاتا ہے اور اس کی دو اقسام ہیں۔

- لحنِ جلی ۔ یعنی بڑی غلطی
- لحنِ خفی ۔ یعنی چھوٹی غلطی

لحن جلی کی مثالیں۔ (ا) ایک حرف کو دوسرے کے ساتھ بدل دینا۔ جیسے اَلحَمدُ کی جگہ اَلھَمدُ ، قُل ھُوَاللّٰہُ کی جگہ کُل ھُوَاللّٰہ پڑھنا۔

(ب) کسی حرف کو زائد کر دینا۔ مثلاً لَمْ یَلِدْ کو لَمْ یَالِدْ پڑھنا۔

(ج) کسی حرف کو کم کر دینا۔ مثلاً وَلَمْ یُوْلَدْ کو وَلَمْ یُلَدْ پڑھنا۔

(د) حرکات و سکنات میں تبدیلی کر دینا۔ مثلاً اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ یا اِھْدِنَا کی بجائے اَھْدِنَا وغیرہ پڑھنا

ے لحن کے دو معنی ہیں۔ ۱ لب و لہجہ ۲ غلطی، صفحہ سابقہ میں مُراد لب و لہجہ ہے۔ جنکو عربی میں نغمات بھی کہتے ہیں، جو نغمات دَورِ حاضرہ میں معروف قراء پڑھتے ہیں، ان میں مشہور نغمات کے نام بیعت۔ رصد۔ دوکا۔ سیکہ۔ نہوند حجازی۔ مائیہ۔ حرب۔ حسینی وغیرہ۔

ے اَلْعِلْمُ بِہٖ فَرْضُ کِفَایَۃٍ وَالْعَمَلُ بِہٖ فَرْضُ عَیْنٍ۔ (مُلّا علی قاریؒ)

لحن خفی :- وہ صفات جو حروف کے حُسن و زینت سے تعلق رکھتی ہیں ان کو ادا نہ کرنا۔

مثال لفظ اللہ کا لام ماقبل مفتوح ہو تو پُر پڑھا جاتا ہے اسکو باریک پڑھنا، جیسے اِنَّ اللّٰہَ

حکمِ شرعی

- **لحنِ جلی :-** ایسا پڑھنا حرام ہے، معنی بگڑ کر نماز فاسد ہو سکتی ہے۔
- **لحنِ خفی :-** ایسا پڑھنا مکروہ ہے، خُدا کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

ھَمْزَہ اور اَلِفْ میں فرق

الف :- الف ہمیشہ ساکن بے جھٹکے ماقبل مفتوح ہوتا ہے کلمہ کے درمیان یا آخر میں آتا ہے ابتدا میں نہیں آتا۔ جیسے صِرَاطَ

ہمزہ :- زبر، زیر، پیش یا ساکن جھٹکے والا ہمزہ ہوتا ہے۔ الف نہیں جیسے اِھْدِ۔ مَأْکُوْلٌ

تلاوت کا طریقہ

تعوّذ اور بسملہ کے مسائل

① ابتدائے تلاوت ابتدائے سُورۃ تلاوت سورۃ کے آغاز سے شُروع ہو۔

تعوّذ اور بسملہ کا حُکم :۔ یہاں تعوّذ اور بسملہ دونوں ضُروری ہیں۔

① وصلِ کل :۔ تعوّذ، بسملہ، سُورۃ کو ایک سانس میں پڑھنا۔

② فصلِ کل :۔ تعوّذ، بسملہ، سُورۃ کو علیحدہ علیحدہ سانسوں میں پڑھنا۔

③ وصلِ اوّل فصلِ ثانی :۔ تعوّذ بسملہ ایک سانس میں اور سُورۃ دُوسرے سانس میں پڑھنا۔

④ فصلِ اوّل وصلِ ثانی :۔ تعوّذ علیحدہ سانس میں، بسملہ اور سُورۃ دُوسرے سانس میں پڑھنا۔

حکم :۔ اِس کیفیت میں وصل اور فصل چاروں صُورتیں جائز ہیں۔

② اِبتدائے تلاوت درمیان سُورۃ۔

یعنی تلاوت کا آغاز سُورۃ سے نہ ہو بلکہ کسی رکوع یا آیۃ سے ابتداء ہو۔

تَعَوُّذ اور بَسْمَلَہ کا حکم :۔ یہاں تَعَوُّذ ضروری ہے۔ بَسْمَلَہ میں اِختیار ہے

پڑھو تو ثواب، نہ پڑھو تو عتاب نہیں۔

جائز صُورتیں { ۲۔ فصلِ کل
۳۔ وصلِ اوّل فصلِ ثانی

ناجائز صُورتیں { ۱۔ وصلِ کل
۴۔ فصلِ اوّل وصلِ ثانی

③ درمیان تلاوت اِبتدائے سُورۃ :

یعنی دَورانِ تلاوت سُورۃ کا آغاز ہو۔

تَعَوُّذ اور بَسْمَلَہ کا حکم | یہاں تعوّذ نہیں پڑھی جائے گی۔ بسملہ ضُروری ہے سوائے سُورۃ توبہ کے۔

① وصلِ کل ② فصلِ کل

③ فصلِ اوّل وصلِ ثانی جائز ہیں۔

④ وصلِ اوّل فصلِ ثانی ناجائز ہے۔

بَسْمَلَہ اور سُورہ براۃ | سُورۃ توبہ کے دَرمیان سے تلاوت کا آغاز ہو تو بسملہ پڑھ لینا جائز ہے، بعض آئمہ قراۃ نے آغاز میں بسملہ پڑھنے کی رعایت دی ہے البتہ درمیان تلاوت میں آغاز سُورۃ براۃ پر بسملہ پڑھنا جائز نہیں۔

آغاز براۃ پر بسملہ نہ پڑھنے کی وجوہات :۔ ۱۔ اِس سُورۃ میں

کُفّار کے ساتھ جہاد اور قتال کے احکام ہیں اور بسملہ آیۂ رحمت ہے۔

۲۔ بعض آئمہ کے نزدیک "برآءۃ" مستقل سُورۃ نہیں بلکہ جزوِ انفال ہے

نوٹ:۔ بعض قدیمی مصاحف میں متن کے باہر ایک عبارت اَعُوْذُ مِنْ شَرِّ الْكُفَّارِ وغیرہ لکھی ہوئی ہے اس کا تلاوت سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ اجنبی کلام ہے، جو درمیانِ تلاوت جائز نہیں ہے۔

ضروری وضاحت

(ا) امام ابُوبکر عاصم رحمۃ اللہ علیہ جن کی قرأت سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ عملاً ہر سورۃ کے آغاز پر بسملہ پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ ان کے نزدیک بسملہ جزوِ سُورۃ ہے۔

(ب) امامِ اعظم ابُوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تمام قرآن شریف میں کسی ایک سُورۃ کے شروع میں بسملہ ضروری ہے کیونکہ ان کے ہاں بسملہ جزوِ قرآن ہے، جزوِ سُورۃ نہیں۔

لہٰذا عمل اس طرح ہوگا جب نماز میں تمام قرآنِ مجید پڑھے تو ایک سُورۃ میں بسملہ بُلند آواز سے اور باقی تمام سُورتوں کے شروع میں آہستہ آواز سے پڑھے۔

حرکات کی ادائیگی اور مقدار

			مقدار
فتحہ	زبر کو کہتے ہیں	یہ حرکت منہ اور آواز کھول کر ادا کریں	نصف الف
کسرہ	زیر کو کہتے ہیں	یہ حرکت منہ اور آواز کو نیچے کی طرف مائل کر کے ادا کریں	نصف ی کے برابر
ضمہ	پیش کو کہتے ہیں	یہ حرکت ہونٹوں کو گول کر کے درمیان کھُلا چھوڑ کر ادا کریں۔	نصف واؤ کے برابر

آوازیں اور اُن کے نام

"ا" مدّہ	"ا" ساکن ماقبل مفتوح	صِرَاطَ	دو زبر کے برابر
"و" مدّہ	"و" ساکن ماقبل مضموم	نُوْرٌ	دو پیش کے برابر
"ی" مدّہ	"ی" ساکن ماقبل مکسور	اَلْفِيْلِ	دو زیر کے برابر
"و" لین	"و" ساکن ماقبل مفتوح	خَوْفٌ	واؤ مدّہ کے برابر
"ی" لین	"ی" ساکن ماقبل مفتوح	كَيْدٌ	یائے مدّہ کے برابر

زُبان کے مُختلف حِصّوں کے نام

- زُبان کے سامنے والے حِصّے کو نوکِ (رأس) لسان کہتے ہیں۔
- زبان کا وہ حِصّہ جو دانتوں کے سامنے ہے (ثنایا سے انیاب تک) طرفِ لسان ہے۔
- زُبان کا بغلی کنارہ جو داڑھوں کے سامنے ہے (ضواحک سے نواجذ تک) کو حافہ لِسان کہیں گے۔
- زُبان کی جڑھ جہاں سے زُبان شروع ہوتی ہے اس کو اقصیٰ لِسان کہتے ہیں،
- زُبان کے درمیان اُوپر والے حِصّہ کو وسطِ لسان کہیں گے۔
- زبان کے سامنے والا حِصّہ اور وسطِ لسان کے درمیان، ظہر یعنی پشت لِسان ہے

ہونٹوں کے مختلف حِصّوں کے نام

- ہونٹوں کا تری والا حِصّہ۔ ________ بحری
- ہونٹوں کا خشکی والا حِصّہ۔ ________ بری
- ہونٹوں کو گول کرنے پر درمیان کھُلا رہے ________ ہوائی

دانتوں کے نام

دانتوں کی تین اقسام

○ ثنایا:۔ سامنے کے دو اُوپر اور دو نیچے اوپر والوں کو ثنایا علیا اور نیچے والوں کو ثنایا سفلی کہتے ہیں۔

○ رُباعی۔ ثنایا کے دائیں بائیں اُوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت

○ انیاب۔ رُباعی کے دائیں بائیں اُوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

داڑھوں کی تین اقسام

○ ضواحک۔ انیاب کے ساتھ دائیں بائیں اُوپر نیچے کل چار داڑھیں۔

○ طواحن۔ ضواحک کے ساتھ دائیں بائیں اُوپر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں۔

○ نواجذ۔ طواحن کے ساتھ دائیں بائیں اُوپر نیچے کل چار داڑھیں۔

(نوٹ) داڑھوں کو عربی میں اضراس کہتے ہیں۔

امالہ:۔ الف کو یا کی طرف زبر کو زیر کی طرف مائل کرنا۔

روایت حفصؒ میں صرف ایک جگہ مجریھا میں امالہ ہوتا ہے۔

امالہ کے دو اقسام ہیں۔ ○ امالہ صغریٰ

روایۃ حفصؒ میں امالہ صغریٰ نہیں ہے۔

○ امالہ کبریٰ ---------- مجریھا

مخارج کا بیان

مخارج۔ مخرج کی جمع ہے جن کا معنی ہے، نکلنے کی جگہ

تعداد۔ امام خلیل رحمہ اللہ کے نزدیک ۱۷

امام سیبویہؒ کے نزدیک ۱۶

امام فرّاءؒ کے نزدیک ۱۴

اُصولِ مخارج: وہ اعضاء جن پر مخارج قائم ہیں انکی تعداد پانچ ہیں۔

(۱) جوفِ دہن منہ کے اندر کا خالی حصّہ۔

(۲) خَیشُوم ناک کی ہڈی یا بانسہ۔

(۳) شَفَتَین دونوں ہونٹ۔

(۴) لِسَان زبان۔

(۵) حَلَق حلق۔

مخارج کی اقسام:۔ مخارج دو قسم کے ہیں، مقدّر۔ محقّق

(۱) مقدّر:۔ غیر تحقیق شدہ مقام، جوفِ دہن، خیشوم

(۲) محقّق:۔ تحقیق شدہ مقام، ہونٹ، زبان، حلق

نوٹ مخارج کا تفصیلی نقشہ اگلے صفحہ میں ملاحظہ ہو۔

نمبر شمار	مقامِ ادائیگی	معاونت	حروف	کیفیّت	
۱	جوفِ دہن		ا، و، ی مدہ	خلاءِ دہن کے حروف	
۲	اقصیٰ حلق حلق کا حصہ جو سینے کے قریب ہے		ء، ھ	حروفِ حلقی	حلق کے حروف
۳	وسطِ حلق حلق کا درمیانی حصہ		ع، ح		
٤	ادنیٰ حلق حلق کا منہ کے قریب والا حصہ		غ، خ		
۵	اقصیٰ لسان زبان کی جڑ	لہات یعنی کوّے کے ساتھ تالو کے نرم حصہ کے ساتھ	ق	حروف لہاتیہ	زبان کے حروف
٦	اقصیٰ لسان زبان کی جڑ	ق کے مخرج کے قریب تالو کے سخت حصہ سے لگے	ک		
۷	وسط لسان زُبان کا دَرمیانی حصہ	تالو کے دَرمیانی حصّہ سے لگے	ج. ش. ی	حروف شجریہ	
۸	حافہ لسان یعنی زبان کی کروٹ	اضراسِ عُلیا یعنی اُوپر کی داڑھوں کی جڑ سے لگے۔	ض	حافیہ	
۹	زُبان کا کنارہ کچھ حصہ حافہ	جب ثنایا سے ضواحک تک کی طرف کے تالو کے ساتھ لگے۔	ل	حروف طرفی اور ذلقیہ	
۱۰	زُبان کا کنارہ	ثنایا سے انیاب کی طرف والے تالو کے ساتھ لگے۔	ن		
۱۱	زبان کا کنارہ مائل بہ پشت	ثنایا عُلیا کی جڑ کے ساتھ لگے	ر		
۱۲	زُبان کی نوک	ثنایا علیا کی جڑ کے ساتھ لگے	ت۔ د۔ ط	نطعیہ	
۱۳	زُبان کی نوک	ثنایا عُلیا کا کنارہ جو مسوڑھوں کے قریب کے ساتھ لگے۔	ث۔ ذ۔ ظ	لثویہ	
١٤	زبان کی نوک	ثنایا سفلی اَور ثنایا علیا کے اتصال سے	ز۔س۔ص	صفیریہ	
۱۵	نیچے ہونٹ کا شکم	ثنایا علیا کے کنارے سے مِلے	ف	حروف شفویہ	ہونٹوں کے حروف
١٦	دونوں ہونٹوں کا تری والا حصہ ملے دونوں ہونٹوں کا خشکی والا حصہ ملے دونوں ہونٹوں کو گول کریں۔ دَرمیان کھلا رہے		ب م و		
۱۷	خیشوم، یعنی ناک کی ہڈی		غنّہ	خیشوم کی آواز	

صِفات کا بیان

صِفات :- صفت کی جمع ہے جس کا معنی حروف کی وہ کیفیت یا حالت جس سے حرف کا "پُر" یا باریک ہونا، پست یا بُلند ہونا، سخت یا نرم ہونا وغیرہ معلوم ہو، اور جن سے ایک مخرج کے کئی حروف یا ایک آواز جیسے حروف "مشابهة الصوت" کی پہچان ہو سکے مثلاً تا، طا، اسیطرح ذال اور ظا مخرج ایک ہے مگر تا کو طا سے اور ذال کو ظا سے صفات ہی جُدا کرتی ہیں۔

صفات کی دو اقسام ہیں۔ صفات لازمہ[1] ، صفات عارضہ[2]

(۱) **صِفات لازمہ** :- ایسی صفات جو حروف کے لیے ہر وقت ضروری ہوں انکے ادا نہ ہونے سے حرف نامکمل اور ادھورا رہ جاتا ہو یا دوسرے حرف سے بدل جاتا ہو۔

(۲) **صِفات عارضہ** :- ایسی صفات جو حروف میں کبھی پائی جائیں

۱ے صفاتِ لازمہ کے دُوسرے نام: لازمہ ، ممیّزہ ، مقوّمہ

۲ے صفاتِ عارضہ کے دُوسرے نام: عارضہ ، محسّنہ ، محلّیہ

اور کبھی نہ پائی جائیں، ان کے بغیر حرف ادا تو ہو سکتا ہے مگر حرف کا حُسن نہیں رہتا۔ جیسے را مفتوح یا مضموم ہو تو "پُر" اور اگر مکسور ہو تو "باریک" پڑھی جائے گی۔ اگر اس کے خلاف پڑھیں گے تو حُسن اور زینت باقی نہ رہے گی۔

مثالیں :- رَبُّكَ - رُبَمَا - رِجَالٌ

صِفاتِ لازمہ کی اقسام

صفاتِ لازمہ کی دو اقسام ہیں۔ صفاتِ لازمہ متضادّہ ، صفاتِ لازمہ غیر متضادّہ

(۱) **صِفاتِ لازمہ متضادّہ** :- جو آپس میں ایک دُوسرے کے ضد ہوں۔

(۲) **صِفاتِ لازمہ غیر متضادّہ** :- جو آپس میں ایک دُوسرے کے ضد نہ ہوں۔

صِفاتِ لازمہ متضادّہ

صِفت کا نام		ضِد کا نام
ہمس	○ بمقابل ○	جہر
شدّت	بمقابل توسّط بمقابل	رخوت
استعلاء	○ بمقابل ○	استفال
اطباق	○ بمقابل ○	انفتاح
اذلاق	○ بمقابل ○	اصمات

تفصیلِ صفاتِ لازمہ متضادّہ

صِفت کا نام	لفظی معنی	صفات کا عمل	صفات کا مجموعہ یا حروف
ہمس	پستی یا ضعف	ادائیگی کے وقت آواز میں ضعف اور پستی اتنی کہ سانس جاری رہے	فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتَ
جہر	بُلندی اور قوت	ادائیگی کے وقت آواز میں بُلندی اور قوت اتنی جسکی وجہ سے سانس بند ہو جائے۔	مجھورہ مہموسہ کے سوا تمام حروف
شدّت	سختی اور قوت	ادائیگی کے وقت آواز میں سختی اور قوت اتنی کہ آواز رُک جائے	شدیدہ اَجِدُكَ قَطَبْتَ
توسّط	درمیانی کیفیت	نہ تو شدت کیطرح سختی کہ آواز رُک جائے اور نہ رخوت کیطرح نرمی کہ آواز جاری رہے۔	متوسّط لِنْ عُمَرَ
رخاوت	نرمی	آواز میں نرمی ہو تاکہ آواز جاری رہ سکے۔	رخوۃ ماسوائے شدیدہ و متوسّطہ
استعلاء	اوپر کیطرف اُٹھنا	زبان کی جڑ تالو کیطرف بُلند ہو تاکہ حروف پُر پڑھے جائیں،	مستعلیہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ
استفال	اوپر کیطرف نہ اُٹھنا	زبان کی جڑ تالو کیطرف نہ اُٹھے بلکہ نیچے رہے تاکہ حروف باریک رہیں،	مستفلہ ماسوائے تمام حروف مستعلیہ
اطباق	چپک جانا	زبان کا درمیان تالو سے چپک جائے تاکہ حروف بہت زیادہ پُر پڑھے جائیں۔	مطبقہ ص ۔ ض ط ۔ ظ
انفتاح	کھُلا رہنا	زبان کا درمیان تالو سے کھُلا رہے خواہ زبان کی جڑ لگ جائے تاکہ حروف بہت زیادہ پُر نہ ہوں۔	منفتحہ ماسوائے حروف مطبقہ
اذلاق	آسانی اور سہولت	یہ حروف زبان اور ہونٹوں کے کناروں سے آسانی سے ادا ہوتے ہیں	فَرِّ مِنْ لُبٍّ
اصمات	مضبوطی اور جماد	یہ حروف جماؤ سے ادا کریں	ماسوائے حروفِ مذلقہ

تفصیلِ صفاتِ لازمہ غیرِ متضادّہ

صِفت کا نام	لفظی معنی	صفات کا عمل	وہ حروف جو صفات میں پائے جاتے ہیں،
قلقلہ	جنبش ہونا	آواز میں سختی کیوجہ سے جنبش پیدا ہو کر آواز پلٹ جائے۔	مقلقل قُطُبُ جَدٍّ
تکریر	لرزنا کپکپانا	را کی ادائیگی میں زبان کپکپائے اسمیں رعشہ یا لرزہ ہو	حرف "ر" میں
تفشّی	آواز کا پھیلنا	ادائیگی کے وقت آواز منہ میں پھیل جائے	حرف "ش" میں پائی جاتی ہے
صفیر	سیٹی کی آواز	ادائیگی کے وقت حروف میں تیز سیٹی پیدا ہو	ز ، س ، ص میں پائی جاتی ہے
استطالت	امتداد یعنی دَرازی چاہنا	ادائیگی کے وقت مخرج کی طوالت تک آواز طویل رہتی ہے	حرف "ض" میں
لین	نرم آواز	ادائیگی میں آواز نرم رہے۔	و ، ی ساکن ماقبل مفتوح
غُنّہ	ناک کی آواز	حالت اخفا اور ادغام مع الغنۃ اور اقلاب میں آواز کا ایک الف کے مقدار ناک میں جاری رہنا	ن، م مخفی، م منقلبہ نّ ۔ مّ ۔ ںٓ ادغامِ ناقص

نوٹ: دیگر کتب میں صفاتِ غیر متضادہ میں ایک صفت انحراف بیان کی گئی ہے جو لام اور را میں پائی جاتی ہے۔

متّحد فی المخرج حروف کی تمیز

جن حروف کا مخرج ایک ہو ان میں امتیاز صفاتِ لازمہ سے ہوتا ہے۔

حروفِ حلقی

ء ، ہ : ہمزہ کو ہا سے رخوت اور شدت سے امتیاز ہوتا ہے۔

ع ، ح : عین کو حا سے رخوت اور توسّط جدا کرتی ہے۔

غ ، خ : غین کو خا سے صفت جہر جدا کرتی ہے۔

حروفِ شجریہ

ج ش ی

جیم کو شین سے جہر، شدّت اور قلقلہ جدا کرتی ہیں۔

جیم کو "ی" سے شدّت اور قلقلہ سے امتیاز ہوتا ہے۔

شین کو "یا" سے ہمس اور تفشّی سے فرق ہوتا ہے۔

حروفِ نطعیہ

ت د ط

"ت" کو "د" سے صفت ہمس جدا کرتی ہے۔

"ت" کو "ط" سے جہر استعلاء، اطباق، قلقلہ ممتاز کرتی ہے

"د" کو "ط" سے استعلاء، اطباق، قلقلہ جدا کرتی ہیں۔

حروفِ لثویہ

ث ذ ظ

"ث" کو "ذ" سے صفتِ ہمس ممتاز کرتی ہے۔

"ث" کو "ظ" سے ہمس، استعال، انفتاح سے امتیاز ہوتا ہے

"ذ" کو "ظ" استفال، انفتاح ممتاز کرتی ہیں۔

حروفِ صفیریہ

ز س ص

"ز" کو "س" سے صفت جہر جدا کرتی ہے۔

"ز" کو "ص" سے جہر، استفال انفتاح سے امتیاز ہوتا ہے۔

"س" کو "ص" سے استفال و انفتاح سے فرق پیدا ہوتا ہے۔

حروفِ شفویہ

ب و م

"ب" کو "م" سے شدّت اور قلقلہ سے امتیاز ہوتا ہے۔

"ب" کو "و" سے شدّت اور قلقلہ ممتاز کرتی ہیں۔

"م" کو "و" سے توسّط اور غنّہ فرق پیدا کرتا ہے۔

نوٹ :- مندرجہ بالا حروف میں حرف پہلے والے حرف کی صفات بیان کی گئی ہیں!

صفاتِ عارضہ کا بیان

یہ صفات حروف میں ہمیشہ نہیں پائی جاتیں بلکہ بعض حروف میں کبھی ہوتی ہیں، اور کبھی نہیں ہوتیں، جن حروف میں پائی جاتی ہیں ان کا مجموعہ ہے۔ اَوْ یَرْمَلَانِ

صفاتِ عارضہ[۱] مندرجہ ذیل ہیں

○ تفخیم	○ اخفا	○ غُنّہ
○ ترقیق	○ ابدال	○ لین
○ اظہار	○ تسہیل	○ امالہ
○ ادغام	○ اثبات	○ مدّات
○ اقلاب	○ حذف	

۱؎ صفاتِ عارضہ کے دیگر نام
مُحَسِّنَہ ۔ مُحَلِّیَہ ۔ مُزَیِّنَہ بھی ہیں۔

تفخیم اور ترقیق کا بیان

لامِ اِسْمُ الجلالہ را اور الف کے قواعد

لامِ اسمُ الجلالہ

قاعدہ ۱؎ اگر لفظ اللہ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو یہ لام مفخّم پڑھا جائے گا۔

مثالیں رَفَعَهُ اللّٰهُ ۔ وَاللّٰهُ

قاعدہ ۲؎ اگر لفظِ اللہ سے پہلے زیر ہو تو یہ لام مرقّق پڑھا جائے گا۔

مثال ــــ لِلّٰهِ

را کے قواعد

را اِن حالتوں میں پُر پڑھی جائے گی

○ جب "ر" پر زبر اور پیش ہو مثلاً رَبُّكَ ، رُبَمَا

○ جب "ر" ساکن ہو اور اس پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو۔
جیسے اَرْسَلَ ، يُرْزَقُوْنَ

- جب "ر" ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو اصلی نہ ہو مثلاً اِرْجِعِیْ
- جب "ر" ساکن سے پہلے زیر دوسرے لفظ میں ہو مثلاً اَمِ ارْتَابُوْا
- جب "ر" ساکن کے بعد اسی لفظ میں حرفِ استعلاء ہو مثلاً مِرْصَادٌ
- جب وقف کی وجہ سے "ر" ساکن ہو جائے اور ماقبل پہلے ساکن ہو تو پھر اس سے پہلے تیسرے حرف پر اگر زبر یا پیش ہو، جیسے وَالْفَجْرِ ، زَبُوْرِ ۔
- جب را مرامہ ______ پر وقف ضمہ کے ساتھ ہو مثلاً مُزْدَجَرُ

مندرجہ ذیل صورتوں میں را باریک ہوگی

- جب "ر" کے نیچے زیر ہو، مثلاً رِجَالٌ ۔
- جب "ر" ساکن ہو اس سے پہلے زیر اصلی اسی لفظ میں ہو اور اسکے بعد حرفِ استعلاء بھی نہ ہو، مثلاً تُنْذِرْهُمْ ۔
- جب "ر" ساکن ہو اور اس سے پہلے ساکن (ی) ہو جیسے غَیْر ۔
- جب وقف کی وجہ سے "ر" ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہو جیسے حِجْر ۔
- جب را مرامہ پر وقف زیر کے ساتھ کیا جائے، جیسے وَالْعَصْرِ ۔

الف کا قاعدہ الف ماقبل کے تابع ہوتا ہے" پُر" حرف کے بعد پُر اور باریک حرف کے بعد باریک ہوگا ۔

تفخیم کے مدارج

اعلیٰ درجہ کی تفخیم : حروف مفخمہ مفتوحہ جن کے بعد الف ہو مثلاً طَالَ

اوسط درجہ کی تفخیم حروف مفخمہ مفتوحہ مضمومہ جس کے بعد الف نہ ہو،

مثلاً اِنْطَلِقُوْا ، مُحِیْط

ادنیٰ درجہ کی تفخیم حروف مفخمہ مکسورہ مثلاً قِرَدَةً ۔

نوٹ : تفخیم میں اتنا مبالغہ نہ ہونا چاہیئے کہ الف مانند واؤ کے ہو جائے اور نہ مرقق مفتوحہ میں اتنا زیادہ جھکاؤ ہو کہ امالہ صغریٰ پیدا ہو جائے !

(پانی پتی حضرات میں عموماً یہ عادت پائی جاتی ہے !)

نون ساکن اور تنوین کے احکام

نون اور تنوین میں فرق

(ا) نون ساکن لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے مگر نون تنوین پڑھا تو جاتا ہے لکھا نہیں جاتا۔

(ب) نون ساکن وصل اور وقف دونوں حالتوں میں ثابت رہتا ہے جبکہ نون تنوین صرف وصل میں باقی رہتا ہے۔

(ج) نون ساکن اسم فعل حرف تینوں میں آتا ہے مگر نون تنوین صرف اسم کے آخر میں آتا ہے۔

(د) نون ساکن وسط اور آخر دونوں جگہ آتا ہے مگر نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔

نوٹ

نون ساکن اور تنوین کے فرق کے باوجود احکامات ایک جیسے ہیں۔

نون ساکن اور تنوین کے احوال

اظہار - اقلاب - ادغام - اخفا

اظہار اس کا معنی ہے البیان یعنی ظاہر کرنا۔ اصطلاح قرّاء میں نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو نون ساکن کو اپنے مخرج سے بغیر غنّہ زمانی کے ظاہر کرنا، مثلاً يَنْعِقُ ، عَذَابٌ اَلِيمٌ اسکو اظہار حلقی کہتے ہیں۔

اقلاب لغوی معنی ہے تحویل الشئ عن وجهه یعنی کسی چیز کو اسکی حقیقت سے پھیر دینا۔ اور اصطلاح قرّاء میں نون ساکن یا تنوین کے بعد "با" آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر غنّہ اور اخفا کے ساتھ پڑھنا،

جیسے مِنْ بَعْدِ ، سَمِيعٌ بَصِيرٌ

ادغام لغوی معنی ہے اِدْخَالُ الشَّيْءِ فِي الشَّيْءِ یعنی ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کردینا۔

اصطلاحِ قراء میں نون ساکن اَور نون تنوین کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف اس طرح آئے کہ لفظ دو ہوں تو نون ساکن اور تنوین کو اس دوسرے حرف میں ملا کر تشدید کے ساتھ پڑھو۔

نون ساکن اَور تنوین کے اِدغام کی تین شکلیں ہونگی

(۱) نون ساکن اور نون تنوین کا ادغام "و" اور "ی" میں ناقص ہوگا۔ جیسے مِنْ وَّالٍ ، مَنْ یَّقُوْلُ ، غِشَاوَۃٌ وَّلَهُمْ

(۲) نون ساکن اور نون تنوین کا ادغام "م" اور "ن" میں مختلف فیہ ہوگا۔

جیسے مِنْ مَّنْ ، مِنْ نَّبِیٍّ

(۳) نون ساکن اَور نون کا ادغام "ل" اور "ر" میں تام ہوگا۔

جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ ، مِنْ لَّدُنْهُ

اظہارِ مطلق

چار الفاظ قرآن مجید میں ایسے ہیں جن میں ادغام کی دو کلموں کی شرط موجود نہ ہونے کی وجہ سے اظہار ہوگا،

وہ یہ ہیں دُنْیَا ، قِنْوَان ، صِنْوَان ، بُنْیَان

اِخْفَاء

اس کا لُغوی معنی ہے اَلسَّتْرُ یعنی چھپانا ہے۔

اصطلاحِ قراء میں نون ساکن اَور نون تنوین کے بعد

انتیس ۲۹ حروف میں سے حروف حلقی و حروفِ یرملون اور حرف با کے علاوہ باقی پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو نون ساکن اَور تنوین کو ادا کرتے وقت زبان کو مخرج کے قریب لگا کر آواز کو ناک میں چھپا کر غنہ زمانی کے ساتھ ادا کرنا، کہ نہ تو اظہار ہو اور نہ ادغام بلکہ ان دونوں کی درمیانی کیفیت ہو، اسکو اِخفاءِ حقیقی کہتے ہیں اور میم کے اِخفاء کو اخفاءِ شفوی کہتے ہیں۔

مثالیں: ءَاَنْذَرْتَهُمْ ، تُنْفِقُوْنَ

مَنْ ثَقُلَتْ ، وَمَآ اُنْزِلَ

مِنْ قَبْلِكَ ، جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ

میم ساکن کے احوال

○ ادغام ○ اخفا ○ اظہار

○ ادغام :- میم ساکن کے بعد دوسری میم آجائے تو پہلی میم کو دوسری میم میں ملا کر مثل ایک میم مشدّد کے غُنّہ کے ساتھ ادا کی جاتی گی۔

جیسے :- اِلَیْکُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۔

○ اخفاء :- میم ساکن کے بعد "ب" آجائے تو میم کو ادا کرنے کے لیے دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حِصّہ کو نرمی کے ساتھ ملا کر ایک الف کی مقدار میں غنّہ ناک سے ادا کرکے اور ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی تری والے حِصّہ کو مضبوطی کے ساتھ ملا کر "ب" کو ادا کریں گے۔

جیسے :- وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

اسکو اخفاءِ شفوی کہتے ہیں۔

(نوٹ) میم ساکن کے بعد با آنے کی صورت میں طریقِ شاطبی پر اخفاً ہوگا جبکہ بطریق جزری اخفاء کے ساتھ اظہار بھی جائز ہے۔

○ اظہار :- میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ باقی حروفِ ہجا میں سے کوئی حرف آجائے تو میم کو اپنے مخرج سے ظاہر کرکے پڑھیں گے۔ مثال :- کَیْدَهُمْ فِیْ

غنّہ کا بیان

غنّہ صوت خیشوم کا نام ہے اور تمام حروف میں ممکن الادا ہے لیکن اِس صفت کے مستحق صرف دو حروف ہیں "ن" اور "م" باقی حروف کو اس سے بچانا چاہیے۔

اسکی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ غنّہ آنی ، ۲۔ غنّہ زمانی

○ غنّہ آنی :- "ن" اور "م" کی تمام حالتوں میں ایک لمحہ کے لیے ناک میں آواز جاتی ہے اس میں غنّہ کی مقدار یعنی زمانہ پایا نہیں جاتا۔

○ غنّہ زمانی :- ۱۔ "ن" اور "م" مشدّد

۲۔ "ن" اور "م" مخفی

۳۔ "م" منقلب، ۴۔ "ن" مدغم بادغام ناقص

اِن حروف میں مندرجہ بالا حالتوں میں ایک الف کی مقدار میں غنّہ پایا جاتا ہے۔

لام تعریف کا بیان

وجہ تسمیہ: بعض اسمار کے شروع میں اسمار کو عام سے خاص معنیٰ حاصل کرنے کے لیے "اَلْ" لایا جاتا ہے اِسلیے اس کو لام معرفہ یا لام تعریف کہا جاتا ہے۔

لام تعریف کے دو حال ہیں۔ اظہار - ادغام

○ اظہار: اَبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ

اِن حروف سے پہلے اگر لفظ "اَلْ" آجائے تو لام کو ظاہر کر کے پڑھیں گے، ان حروف کو حروف قمری کہتے ہیں۔

مثالیں: اَلْبَلَغ ، اَلْغَفُوْر ، اَلْحَسَنَه

○ ادغام: لام تعریف کے بعد مندرجہ ذیل چودہ حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو لام کا ادغام ان حروف میں ہوگا۔

چودہ حروف: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن

مثالیں: اَلتَّائِبُوْنَ ، اَلثَّاقِبُ ، وَالذَّارِيَاتِ

اِن حروف کو حروف شمسی کہتے ہیں۔

قمری اور شمسی کی وجہ تسمیہ

حروفِ قمری: ان حروف کو چاند سے اِس لیے تشبیہہ دی گئی ہے کہ جس طرح چاند کی موجودگی میں ستارے نظر آتے ہیں اِسی طرح ان حروف کی موجودگی میں لام نظر آتا ہے اِسلیے ان حروف کو قمری کہا جاتا ہے۔

حروفِ شمسی: ان حروف کو سُورج سے اِسلیے تشبیہہ دی گئی ہے کہ سُورج کی موجودگی میں ستارے نظر نہیں آتے اور ان حروف کی موجودگی میں لام نظر نہیں آتا اِس لیے ان حروف کو شمسی کہا جاتا ہے۔

ہمزہ کا بیان

ابتدائر ہمزہ کی دو اقسام ہیں ○ ہمزہ اصلی ○ ہمزہ زائد

ہمزہ اصلی اس کو کہتے ہیں، جو حروفِ اصلیہ کی جگہ پر آتے۔

مثلاً اَلْهٰكُمُ۔

ہمزہ زائد کی دو اقسام ہیں۔ ○ وصلی ○ قطعی

ہمزۂ وصلی: جو وقف میں پڑھا جائے اور وصل میں نہ پڑھا جائے

مثلاً اَلْحَمْدُ

ہمزہ قطعی :- جو وقف اور وصل دونوں حالتوں میں پڑھا جائے۔

اَمْ لَمْ، اِنِّی جَاعِلٌ

ہمزہ کے قواعد

قاعدہ نمبر ۱ :- جب دو ہمزہ جمع ہوں اور دونوں قطعی ہوں تو دونوں خوب صاف صاف پڑھنے چاہئیں۔ مثلاً ءَاَنْذَرْتَهُمْ سوائے ایک ہمزہ کے اس میں تسہیل ہوگی یعنی ہمزہ اور الف کی درمیانی کیفیت ہوگی، نہ خالص الف اور نہ خالص ہمزہ پڑھا جائے گا۔ وہ مقام حٰمٓ سجدہ میں ءَاَعْجَمِیٌّ ہے۔

قاعدہ نمبر ۲ :- پہلا ہمزہ استفہام اور دوسرا وصلی مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ وصلی کو حذف کرنے کی بجائے الف سے بدل دیں گے، قرآنِ کریم میں صِرف تین الفاظ ہیں۔

○ آلْئٰنَ (سورہ یونس میں دو جگہ) ○ ءآلذَّكَرَیْنِ (سورۃ انعام دو جگہ) ○ ءآللّٰهُ (ایک سورہ یونس میں اور دوسرا سورۃ نمل میں)

نوٹ : یہاں دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح اسلئے حذف نہیں کیا گیا کہ ہمزہ استفہام بھی مفتوح ہے اور دوسرے ہمزہ کو حذف کرنیکی صورت

میں استفہام کا خبر کے ساتھ اشتباہ پیدا ہوگا اس شبہ سے بچنے کے لیے دوسرے ہمزہ کا ابدال کیا گیا۔

قاعدہ نمبر ۳ پہلا ہمزہ استفہامیہ اور دوسرا وصلی مفتوح نہ ہو تو دوسرا ہمزہ حذف کیا جائے گا۔

مثال :- اَفْتَرٰی اصل میں اَءِفْتَرٰی تھا۔

قاعدہ نمبر ۴ جب پہلا ہمزہ وصلی ہو اور دوسرا ساکن تو ہمزہ سے ابتدا کی صورت میں دوسرا ہمزہ بدلا جائے گا، لیکن درمیانِ کلام میں جب پہلا ہمزہ وصلی حذف ہوگا تو دوسرا ہمزہ ساکن جھٹکے کیساتھ پڑھا جائیگا۔

مثال :- فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ

ہمزہ کی حرکات :

اسماء :- مصادر کے علاوہ کل سات اسماء جنکا ہمزہ مکسور ہوگا۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ، اِمْرُءٌ، اِمْرَاَةٌ

افعال : فعل کے تیسرے حرف کا ضمہ اصلی ہو تو ہمزہ مضموم ہوگا۔ مثلاً اُقْتُلُوْا اُجْتُثَّتْ۔ اور اگر ضمہ اصلی نہ ہو تو ہمزہ مکسور ہوگا، مثلاً اِضْرِبْ اِمْشُوْا

حروف :- حروف میں لامِ تعریف کا ہمزہ مفتوح ہوگا۔

مثال :- اَلْحَمْدُ اَلْقَمَرُ

اِدغام کا بیان

ادغام کے لغوی معنی : ایک چیز کو دوسرے میں شامل کرنا۔

ادغام کے اصطلاحی معنی اور تعریف : ایک جیسے دو حروف یا ایک مخرج کے یا قریب المخرج اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں اسطرح ملائیں گے کہ دونوں ایک حرف مشدّد معلوم ہوں، پہلے کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔

اِدغام کہاں ہوگا؟

○ مثلین : ایک جیسے دو حروف کا ادغام .... مَالِيَهْ هَّلَكَ

○ مُتجانِسین : ایک مخرج کے دو حروف کا اِدغام ... يَلْهَثْ ذّٰلِكَ

○ مُتقارِبین : قریب المخرج دو حروف کا ادغام .... نَخْلُقْكُّمْ

اِدغام کے دو طریقے

○ اِدغام تام : مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔ اِذْ ظَّلَمُوْا

○ اِدغام ناقص : مدغم کی کوئی صفت باقی رہے۔ اَحَطْتُّ

ادغام کی پانچ اقسام

○ **اِدغامِ صغیر مثلین تام** : ایک جیسے دو حروف کا ادغام جسمیں مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔ قَدْ دَّخَلُوْا

○ **اِدغامِ صغیر متجانسین تام** : ایک مخرج کے دو حروف کا ادغام جسمیں مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔ يَلْهَثْ ذّٰلِكَ

○ **اِدغامِ صغیر متجانسین ناقص** : ایک مخرج کے دو حروف کا ادغام جس میں مدغم کی کوئی صفت باقی رہ جائے۔ بَسَطْتَّ

○ **اِدغامِ صغیر متقاربین تام** : قریب المخرج دو حروف کا ادغام جسمیں مدغم کی صفت باقی نہ رہے۔ اَمِنْ رَّبِّهِمْ

○ **اِدغامِ صغیر متقاربین ناقص** : قریب المخرج دو حروف کا ادغام جس میں مدغم کی کوئی صفت باقی رہے۔ اَمِنْ وَّالٍ

نوٹ:۔ پانچ کلمے ایسے ہیں کہ ادغام کی شرط نہیں پائی جاتی، یعنی مدغم ساکن نہیں بلکہ متحرک ہے اس کے باوجود ادغام ہو رہا ہے اسکو ادغام کبیر کہتے ہیں۔

ادغامِ کبیر کی پانچ مثالیں:۔

○ نِعِمَّا (سورہ بقرہ، نساء) اصل لفظ نِعْمَ مَا تھا۔

○ اَتُحَآجُّوْنِّیْ (سورہ انعام) اصل میں اَتُحَآجُّوْنَنِیْ تھا۔

○ مَكَّنِّیْ (سورہ کہف) اصل میں مَكَّنَنِیْ تھا۔

○ تَاْمُرُوْنِّیْ (سورہ زمر) اصل میں تَاْمُرُوْنَنِیْ تھا۔

○ لَا تَاْمَنَّا (سورہ یوسف) اصل میں لَا تَاْمَنُنَا تھا۔

چند ضروری باتیں

ایک جیسے دو حروف میں اگر پہلا حرف مدّہ ہو تو ادغام نہ ہوگا۔

مثلاً فِیْ یَوْمٍ

حروفِ حلقی کا ادغام صرف اپنے مثل میں ہوگا۔

مثلاً مَالِیَهْ هَلَكَ

مگر اپنے ہم مخرج اور قریب المخرج میں نہ ہوگا۔

مثلاً فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا۔

مثلین اور متجانسین میں مدغم ساکن ہو تو ادغام واجب ہے مگر يَلْهَثْ ذٰلِكَ، اِرْكَبْ مَّعَنَا میں بطریقِ جزری اظہار بھی جائز ہے۔

"طا" کا ادغام "تا" میں صرف ناقص ہوگا۔

"ق" کا ادغام "ک" میں ناقص ہوگا، مگر اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ میں تام و ناقص دونوں طرح جائز ہے۔

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝، نٓ ۝ وَالْقَلَمِ میں بطریقِ جزری اظہار اور ادغام دونوں جائز ہیں جبکہ بطریقِ شاطبی صرف اظہار رہے۔

ادغام کی کل صورتیں

○ ادغامِ مثلین کی قرآنِ کریم میں کل چودہ ۱۴ صورتیں پائی گئی ہیں۔

○ ادغامِ متجانسین کی قرآنِ کریم میں کل سات صورتیں پائی گئی ہیں۔

○ ادغامِ متقاربین کی کل سات صورتیں آئی ہیں جبکہ لامِ تعریف کا حروفِ شمسی میں ادغام اکثر مقام پر آیا ہے۔

اِجتماعِ ساکنین کا بیان

اجتماعِ ساکنین یعنی دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا ۔ یہ دو قسم پر ہے

۱۔ علیٰ حَدِّہٖ (جائز)

۲۔ علیٰ غَیرِ حَدِّہٖ (ناجائز)

علیٰ حدّہٖ کی تشریح دو ساکن ایک لفظ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرف مدّہ ہو، مثلاً دَآبَّۃ

پہلا ساکن حرف مدّہ نہ ہو اور دوسرا وقف کی وجہ سے واقع ہوا ہو۔ مثلاً اَلْقَدْرْ ، اَلْفَجْرْ

تو ان کا باقی رکھنا جائز ہے۔

علیٰ غیر حدّہٖ کی تشریح دو ساکن دو لفظوں میں جمع ہوں تو ان کا باقی رکھنا ناجائز ہے۔

مثلاً فِی الْاَرْضِ

علیٰ غیر حدّہٖ پڑھنے کا طریقہ پہلا ساکن حرف مدّہ ہو، تو حذف کر دینگے۔

مثلاً وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ ، فِی الْاَرْضِ

پہلا ساکن "مِنْ" حرف جار ہو، یا الٓمّٓ کا میم ہو تو زبر دیں گے۔

مثلاً مِنَ اللّٰہِ ، الٓمَّ اللّٰہُ

پہلا ساکن (واؤ لین جمع) یا (میم جمع) ہو تو ضمّہ دیا جائے گا۔

مثلاً عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ ، وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

مندرجہ بالا حروف کے علاوہ باقی جتنے بھی ساکن حروف ہوں گے ان کو کسرہ دینا ہوگا۔

مثالیں: اَنْذِرِ النَّاسَ

بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ ، اَحَدُنِ اللّٰہُ ۔

ہائے ضمیر کا بیان

ابتداءً "ہ" کی دو اقسام ہیں۔ اصلی زائدہ

"ہ" اصلی :۔ جو کلمہ کے حروف اصلیہ فا، عین، لام میں لام کی جگہ پر آتی ہے۔ مثلاً یَنْتَہِ

"ہ" زائدہ :۔ اِس کی تین اقسام ہیں۔

(ا) ہائے تانیث، جو واحد مونث کے آخر میں ہوتی ہے حالت وقف میں یہ "ۃ" "ہ" ہائے ساکن سے بدل جاتی ہے۔

مثلاً قَیِّمَۃٌ سے قَیِّمَہْ۔

(ب) ہائے سکتہ، یہ ہمیشہ ساکن ہوتی ہے لفظ کے آخری حرف کی حفاظت کرتی ہے اس کا کوئی معنی نہیں ہوتا۔ یہ قرآنِ کریم میں نو جگہ آتی ہے۔ ○ یَتَسَنَّہْ (البقرہ) ○ اِقْتَدِہْ (انعام)

○ کِتَابِیَہْ (دو جگہ الحاقہ) ○ حِسَابِیَہْ (دو جگہ الحاقہ)

○ مَالِیَہْ، سُلْطَانِیَہْ (الحاقہ) ○ مَاهِیَہْ (القارعۃ)

ہائے ضمیر

(ا) تعریف۔ کلام میں کسی اسمِ ظاہر کو دوبارہ ذکر کرنا مقصود ہو، تو اختصار فی الکلام کے لیے اِسم کی بجائے ایک "ہ" لائی جاتی ہے یہ صرف واحد مذکر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

(ب) ہائے ضمیر کے قواعد :

۱۔ ہائے ضمیر کے ماقبل کسرہ یا "یْ" ساکن ہو تو ہائے ضمیر مکسور ہوگی۔ مثلاً بِہٖ ، وَاِلَیْہِ

مگر دو جگہ اس قاعدے کے خلاف مضموم ہوگی۔

وَمَا اَنْسَانِیْہُ (کہف) عَلَیْہُ اللّٰہَ (الفتح)

اور تین جگہ اِسی قاعدے کے خلاف ساکن ہوگی۔

اَرْجِہْ (دو مقام اعراف اور شعراء میں) فَاَلْقِہْ (نمل)

۲۔ ہائے ضمیر کے ماقبل کسرہ یا ساکن "ی" نہ ہو تو ہائے ضمیر مضموم ہوگی، مثلاً لَہٗ، رَسُوْلُہٗ، نَزَّلَہٗ، اَخَاہُ۔

مگر ایک جگہ خلافِ قاعدہ مکسور ہوگی، وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ۔

۳۔ ہائے ضمیر کے ماقبل اور مابعد دونوں متحرک ہوں تو ہائے ضمیر صلہ یعنی اشباع کے ساتھ پڑھی جائیگی اس کے بعد واؤ مدّہ اور یائے مدّہ کی آواز پیدا ہوگی۔

امثلہ۔ مِن رَّبِّهٖ والمومِنُونَ ۔ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ ،
مگر خلافِ قاعدہ ایک جگہ صلہ نہ ہوگا۔ يَرْضَهُ لَكُمْ
ہائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد کوئی ساکن ہو تو ہائے ضمیر کا صلہ نہ ہوگا۔ مثلاً مِنْهُ وَ يُعَلِّمُهُمْ ۔
مگر ایک جگہ خلافِ قاعدہ صلہ ہوگا۔ فِيْهٖ مُهَانًا

مدّات کا بیان

مدّ کا معنی :۔ مد کا معنی ہے درازی چاہنا۔

حروفِ مدّہ یا محلِ مدّ : "ا" ساکن ماقبل مفتوح، مثلاً حِسَاب۔
"و" ساکن ماقبل مضموم، مثلاً يُنْفِقُوْنَ۔
"ی" ساکن ماقبل مکسور، مثلاً نَسْتَعِيْنُ۔

سببِ مدّ ۱۔ ہمزہ أ ء (دونوں شکلیں)
۲۔ سکون، جزم یا تشدید (دونوں شکلیں)

مقدارِ مدّ ۱۔ طول :۔ ۴ یا ۵ الف۔
۲۔ توسّط :۔ ۲، ۲½ یا ۴ الف۔
۳۔ قصر :۔ ایک الف۔

ابتداءً مد کی دو اقسام ہیں ۱۔ مدِّ اصلی طبعی ۲۔ مدِّ فرعی

اصلی طبعی : محلِ مد کے بعد سببِ مد نہ ہو۔
مثلاً عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ۔ وَمَاهُمْ ۔ قِيْلَ لَهُمْ
مقدار :۔ قصر یعنی صرف ایک الف

مدِّ فرعی : محلِ مدّ کے بعد سببِ مد یعنی ہمزہ یا سکون ہو
مثلاً جَآءَ ۔ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۔ آٰلْـٰٔنَ
اِس کی نو اقسام ہیں !

مدّاتِ فرعی کی تفصیل

۱۔ مدِّ منفصل : حروفِ مدّہ کے بعد ہمزہ دوسرے لفظ میں ہو ایسا ہمزہ (اُ) الف کی شکل میں ہوتا ہے۔
مثالیں : وَمَآ اُنْزِلَ ۔ يٰٓاَيُّهَا ۔ مقدار :۔ توسّط ۔ قصر بھی جائز ہے۔

۲۔ مدِّ متصل : حروفِ مدّہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ایسا ہمزہ (ء) کی شکل کا ہوتا ہے۔
مثالیں : جَآءَ ، جِيْٓءَ ، سُوْٓءُ ۔ مقدار اسکی توسّط ہے۔

مدِّ لازم کی چار اقسام

۳۔ مدِّ لازم حرفی مخفّف — محلِّ مدّ حروفِ مقطعات میں واقع ہو اور ان کے بعد سکون لازم ہو جو حروفِ مدّہ سے کبھی بھی جُدا نہ ہو سکے۔

مثالیں قٓ (قاف)۔ نٓ (نون)

۴۔ مدِّ لازم حرفی مثقّل — حروفِ مدّہ حروفِ مقطعات میں واقع ہو اور اسکے بعد تشدید ہو۔ مثالیں: الٓمّٓ۔ طٰسٓمّٓ

۵۔ مدِّ لازم کلمی مخفّف — حروفِ مدّہ کلمہ میں واقع ہو اور اس کے بعد سکون اصلی ہو جو کسی حالت میں حروفِ مدّہ سے جُدا نہ ہو۔ مثال: آٰلْـٰٔنَ

۶۔ مدِّ لازم کلمی مثقّل — حروفِ مدّہ کلمہ میں واقع ہو اور اس کے بعد تشدید واقع ہو۔ مثال دآبّۃٍ

مقدار: مدِّ لازم کی چاروں اقسام میں صرف "طول" ہو گا۔

۷۔ مدِّ لین لازم — حروفِ لین کے بعد سکونِ لازمی ہو اسکی قرآنِ کریم میں صرف دو مثالیں ہیں۔

عینِ مریم کٓھٰیٰعٓصٓ۔ عینِ شوریٰ حٰمٓ عٓسٓقٓ

مقدار: طول، توسّط، جائز قصر نہائیت ضعیف۔

۸۔ مدِّ عارض وقفی — حروفِ مدّہ کے بعد سکون وقف کی وجہ سے ہو۔

مثالیں: رَحِیْمْ۔ تَعْلَمُوْنْ۔ تُکَذِّبٰانْ

مقدار: طول، توسّط، قصر

۹۔ مدِّ لین عارض — حروفِ لین کے بعد سکون عارضی ہو مثالیں خَوْفْ۔ وَالصَّیْفْ

مقدار: قصر، توسّط، طول

نوٹ: حروفِ مقطّعات دو قسم پر ہیں۔

دو حرفی جیسے طٰہٰ ان حروف میں صرف مدّ اصلی ہوتی ہے۔

تین حرفی ن، ق، الٓمّٓ ان میں ابتدائی الف کے سوا باقی حروف پر مدّ لازم ہوتی ہے۔

(نوٹ) الٓمّٓ کا اللہ کے ساتھ وصل کی صُورت میں طول توسّط اور قصر دونوں جائز ہیں۔

مدّ کی وجوہات کا بیان

مدِ عارض اور مدّ لین میں موقوف علیہ اگر مفتوح ہے تو چونکہ یہاں وقف بالاسکان ہوگا اِس لیے مدّ کی تین وجہیں ہوں گی، اور تمام جائز ہیں۔

تَعْلَمُوْنَ : طول ، توسّط ، قصر مع الاسکان

اَلْیَوْمَ : قصر ، 〃 ، طول مع الاسکان

مدِ عارض اور مدّ لین کا موقوف علیہ اگر مکسور ہے تو وقف چونکہ بالاسکان اور بالرّوم ہوگا ۔ تو پھر اس کی چھ وجوہ نکلیں گی اس میں چار وجوہ جائز اور دو ناجائز ہوں گی۔

الرَّحِیْمِ	طول	توسّط	قصر	مع الاسکان
	×〃	×〃	〃	مع الرّوم
غَیْرِ	قصر	〃	طول	مع الاسکان
	〃	×〃	×〃	مع الرّوم

مدّ عارض اور مدّ لین عارض میں موقوف علیہ اگر مضموم ہوگا تو وقف

چونکہ بالاسکان، بالرّوم، بالاشمام ہوگا۔ تو نو وجوہات ہوں گی ان میں سات جائز اور دو ناجائز ہوں گی، جیسے

نَسْتَعِیْنُ	طول	توسّط	قصر	مع الاسکان
	〃	〃	〃	مع الاشمام
	×〃	×〃	〃	مع الرّوم
قَوْلُ	قصر	توسّط	طول	مع الاسکان
	〃	〃	〃	مع الاشمام
	〃	×〃	×〃	مع الرّوم

مدّ کی ضربی وجوہات

اگر کئی مدّات جمع ہو جائیں تو ان کی دو قسمیں ہوں گی ۔

ایک قسم کی مختلف

پہلی میں عقلی وجوہ چاہے جتنی بھی ہوں ان میں یہ اصول پیشِ نظر رہے کہ ان میں، برابر کی وجوہ جائز ہوں گی یعنی طول، توسّط میں مقدار برابر ہو بقیہ ناجائز۔

مثلاً دو مدِّ عارض جمع ہو جائیں اور موقوف علیہ مفتوح ہو تو

عقلی ضربی وجوہ نو نکلیں گی جن میں تین جائز اور چھ ناجائز۔

مدعارض   مدعارض

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ   یُنْفِقُوْنَ

طول	مع الاسکان	طول ✓	توسّط ✗	قصر ✗	مع الاسکان
توسّط	=	✗	✓	✗	=
قصر	=	✗	✗	✓	=

اِسمیں طول مع الطّول، توسّط مع التوسّط، قصر مع القصر جائز ہے۔
باقی طول مع التّوسّط، طول مع القصر، توسّط مع القصر، توسّط مع الطّول، توسّط مع القصر، قصر مع الطّول، قصر مع التوسّط ناجائز ہیں۔

مختلف اقوال کے لحاظ سے مدّ کی وجوہ

مدِّ متّصل اگر مدِّ متّصل کے ساتھ یا مدِّ منفصل مدِّ منفصل کے ساتھ جمع ہوں تو عقلی ضربی وجوہ اِس طرح نکالیں۔

مثلاً اگر دو متصل جمع ہوں تو عقلی وجوہ نو نکلیں گی جن میں صرف برابر کی تین جائز اور باقی ناجائز ہوں گی۔

مثلاً ۱۔ جَآءَ   وَجِایْٓءَ

مقدار: دو الف	دو الف ✓	ڈھائی الف ✗	چار الف ✗
ڈھائی الف	✗	✓	✗
چار الف	✗	✗	✓

یاد رہے مدِّ متّصل کی مقدار کے تین اقوال ہیں۔

دو الف   ڈھائی الف   چار الف

اور اگر دو مدِّ منفصل جمع ہوں تو عقلی وجہیں سولہ نکلیں گی ان میں برابر کی صرف چار جائز اور باقی بارہ ناجائز ہوں گی۔

وَمَآ اُنْزِلَ   اَلَآ اِنَّھُمْ

مثلاً دو الف	دو الف ✓	ڈھائی الف ✗	چار الف ✗	قصر ✗
ڈھائی الف	✗	✓	✗	✗
چار الف	✗	✗	✓	✗
قصر	✗	✗	✗	✓

مختلف مدّات کا جمع ہونا

اگر مختلف مدّات جمع ہو جائیں یعنی قوی اور ضعیف تو اس صورت میں برابر کی وجوہ تو جائز ہیں، مگر جس صورت میں قوی مدّ ضعیف سے زیادہ ہو، وہ بھی جائز ہے البتہ ضعیف کو قوی پر ترجیح دینا جائز نہ ہوگا۔

لہٰذا اِس میں جائز وجہیں زیادہ نکلیں گی، جس میں چھ وجوہ جائز اور تین ناجائز ہوں گی۔

مدِّعارض   مدِّلین عارض

یُوْقِنُوْنْ   رَمَیْتْ

	طول مع الاسکان	قصر	توسّط	طول	مع الاسکان
توسّط	〃	〃	〃	×	〃
قصر	〃	〃	×	×	〃

اِسمیں طول مع القصر، مع التوسّط اور مع الطول، توسّط مع التوسّط، مع القصر، قصر مع القصر جائز ہے اور باقی ناجائز ہیں۔

نوٹ:۔ موقوف علیہ مضموم اور مکسور ہونے کی صورت میں ضربی وجہیں اور بھی زیادہ ہوں گی مگر جائز وہی ہوں گی، جو برابر ہوں گی یا قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو۔

اسیطرح مدّ متّصل اور منفصل کے جمع ہونے کی صورت میں عقلی ضربی وجوہ بارہ نکلیں گی جس میں برابر کی وجہیں اور جن وجوہ میں قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو وہ جائز ہیں، باقی ناجائز۔

مثلاً جَآءَ   وَمَآ اُنْزِلَ

مقدار:۔	دو الف	ڈھائی الف	چار الف	قصر
دو الف	〃	×	×	〃
ڈھائی الف	〃	〃	×	〃
چار الف	〃	〃	〃	〃

اڑتالیس وجوہ کا حل

تَعَوُّذْ   بَسْمَلَہ   اَلْعٰلَمِیْنْ   فصلِ کل

تعوّذ میں اَلرَّجِیْم پر وقف، اسکان اور روم کے ساتھ چار وجوہ
بسملہ میں اَلرَّحِیْم پر وقف، اسکان اور روم کے ساتھ چار وجوہ
العٰلمین پر وقف، صرف اسکان کے ساتھ تین وجوہ
یعنی تعوّذ میں طول، توسّط، قصر مع الاسکان، قصر مع الرّوم
بسملہ میں 〃 〃 〃 〃

تیسرا موقوف علیہ مفتوح ہے اس میں تین وجوہ بنیں گی۔

طول ۔ توسّط ۔ قصر مع الاسکان

اب اَلرَّجِیْم وقف اوّل کو اَلرَّحِیْم وقف ثانی کے ساتھ ضرب دینے سے سولہ وجوہ اور پھر ان سولہ وجوہ کو وقفِ آخر۔ العٰلمین کی تین وجوہ سے ضرب دیں تو اڑتالیس وجوہ بنتی ہیں۔

وقف اور سکتہ کا بیان

وقف : لغوی معنی ۔ ٹھہرنا

اصطلاحی تعریف : کلمہ آخیر غیر موصول پر سانس اور آواز کا توڑنا۔

متحرک کو ساکن دو زبر کو " الف " اور گول " تا " کو ساکن " ہ " سے بدل دینا۔

کیفیتِ وقف یعنی وقف کس طرح کریں!

○ اسکان کے ساتھ ○ روم کے ساتھ ○ اشمام کے ساتھ

وَقف بِالْاِسکان : یہ وقف زبر، زیر، پیش تینوں حرکتوں پر ہوتا ہے۔

مثلاً اَلْعٰلَمِیْنَ ○ موقوف علیہ متحرک ساکن کر دیا جاتا ہے۔

وقف بالرَّوم : یہ وقف زبر پر نہیں ہوتا، صرف پیش اور زیر پر ہوتا ہے

مثلاً الرَّحِیْمِ ○ اس میں حرکت کا تیسرا حصہ ظاہر کیا جاتا ہے اور اس کا موقوف علیہ ساکن شمار نہیں کیا جاتا ہے، نیز یہ وقف عارضی حرکت

پر نہیں ہوتا۔

وَقف بِالْاِشْمام : یہ وقف صرف پیش پر ہوتا ہے۔

مثلاً اَلرَّحْمٰنُ نَسْتَعِیْنُ

اِس کے ادا میں موقوف علیہ پر رُکنے کے بعد ہونٹوں کو گول کر کے ضمّہ کا اشارہ دیتے ہیں۔

وقف بالاِبدال : یہ وقف صرف دو زبر کی تنوین اور گول " ۃ " پر ہوتا ہے، یعنی دو زبر کو وقف میں الف اور گول " ۃ " وقف میں ساکن " ہ " ھا پڑھی جاتی ہے۔

مثلاً خَیْرًا ○ بِبَکَّۃَ ○ قِرَدَۃً ○

محلِّ وقف یعنی وقف کہاں کریں

○ تَام ○ کَافِی ○ حَسَن ○ قَبِیْح

وَقفِ تام : موقوف علیہ کا مابعد سے تعلق لفظی و معنوی نہ ہو۔

مثلاً اَلْمُفْلِحُوْنَ ○ یہاں سے ابتداء ہوگی، اعادہ نہیں۔

وَقفِ کافی : موقوف علیہ کا مابعد سے تعلق معنوی تو ہو لیکن

تعلق لفظی نہ ہو۔

مثلاً هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ یہاں بھی ابتداء ہو گی اعادہ نہیں۔

وقفِ حَسَن :- موقوف علیہ کا مابعد سے تعلق معنوی بھی ہو اور لفظی بھی لیکن مفہوم واضح ہو یہاں ماقبل سے اعادہ کرنا ہو گا۔

مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۝ دوبارہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے اعادہ کرنا ہو گا۔

وقفِ قبیح :- موقوف علیہ کا مابعد سے تعلق لفظی و معنوی دونوں ہوں اور مفہوم واضح نہ ہو۔

مثلاً مٰلِكِ پر وقف کیا

دوبارہ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے مٰلِكِ سے اعادہ کیا جائے گا۔

وقف کیسے وقوع پذیر ہوتا ہے!

- ○ اختیاری اپنی مرضی سے لفظی و معنوی تعلق کی رعایت کرتے ہوئے وقف کیا۔
- ○ اضطراری کھانسی وغیرہ، سانس کی کمی، پڑھتے بھول جانے پر وقف کیا۔
- ○ اختباری استاد شاگرد کو امتحاناً ٹھہرا دے۔
- ○ انتظاری اختلاف روایات میں قرأت کرتے ہوئے مختلف

روایتوں کی تکمیل کرتے ہوئے ٹھہرے۔

نوٹ وقف کی طرح اعادہ بھی تام، کافی، حسن اور قبیح چار اقسام پر ہے۔

نوٹ وقف تابع رسم الخط ہے لفظ جس طرح لکھا گیا ہو وقف میں اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔

نوٹ دورانِ تلاوت ٹھہرنے کو "وقف" اور تلاوت کی تکمیل پر ٹھہرنے کو "قطع" کہتے ہیں۔

رُموزِ اوقاف

بالترتیب اس طرح ٹھہرنا بہتر ہے

گول دائرہ آیۃ کی علامت ہے، وقفِ تام ہے۔ "م" وقفِ لازم ہے۔ "ط" وقف مطلق۔ "ج" وقف جائز "ز" وقف مجوز "لا" وقف نہ کرنے کی علامت ہے۔

سکتہ کا بیان

سکتہ احکام میں وقف کے حکم پر ہے صرف اس میں سانس کو نہ توڑیں باقی تمام احکام وقف کے ہی ہیں۔

نوٹ :- روایتِ حفص میں چار مقامات پر سکتہ ہیں۔

مقاماتِ سکتہ

سُورۃ الکہف	عِوَجًا	سکتہ	قَيِّمًا
سُورہ یٰس	مِرقَدِنَا	سکتہ	هٰذَا
سُورہ قیامہ	مَنْ	سکتہ	رَاقٍ
سُورہ مطفّفین	بَلْ	سکتہ	رَانَ

رسم الخط کا بیان

مختصر تاریخی پس منظر

سیّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، نے اپنے دورِ خلافت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع سے متعدد نسخے کتابت کرائے جن کی نگرانی صحابہ کرام حفّاظ و قُرّا کی کثیر جماعت نے کی، ان نسخوں کی تعداد چار، پانچ سات یا آٹھ تھی اور ان نسخوں کا نام مصاحف عثمانی مشہور ہوا، ان مصاحف کو اسلامی مملکت کے معروف مراکز میں بھیجا گیا اور تاکید فرمائی کہ آئندہ انہی مصاحف کے مطابق قرآنِ کریم کی اشاعت اور تلاوت ہو، یہ تمام مصاحف غیر منقّط اور غیر معرّب تھے جس کی وجہ سے قرآتِ سبعہ وعشرہ ان مصاحف میں محفوظ ہیں، وہ مصاحف جس طریقہ یا

الفاظ میں لکھے گئے جو الفاظ مقطوع یا جو موصول لکھے اَب موصول کو مقطوع اور مقطوع کو موصول لکھنا جائز نہیں، اِسی لکھے گئے طریقہ کو رسمِ عثمانی کہا جاتا ہے۔

رسم الخط اس کا جاننا دو وجوہ سے ضروری ہے۔

نمبر ۱: وقف تابع رسم الخط کے ہے یعنی جس طرح لفظ لکھا گیا ہو، وقف میں اسیطرح پڑھا جاتا ہے، مثلاً وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ کو ملا کر پڑھیں تو "واؤ" پڑھا نہیں جاتا اور اگر اَقِيْمُوْا پر وقف کریں تو پھر وقف تابع رسم الخط کے بمصداق "واؤ" پڑھی جاتی ہے۔

نمبر ۲: بعض کلمات میں لفظ اور طرح ہے اور تلفّظ اور طرح ان الفاظ کا تلفّظ اگر رسم کے مطابق ہو تو معانی بدل جاتے ہیں اِسلئے وہ مقامات درج کیے جارہے ہیں۔

مندرجہ ذیل الفاظ میں الف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا نہ وقف میں اور نہ وصل میں۔

اَوْيَعْفُوَاْ (البقرۃ)	اَنْ تَبُوْءَاْ (المائدہ)
لِتَتْلُوَاْ (رعد)	لَنْ نَدْعُوَاْ (الکہف)
لِيَرْبُوَاْ (روم)	لِيَبْلُوَاْ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
نَبْلُوَاْ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)	قَوَارِيْرَاْ "دُوسرا" (دھر)
ثَمُوْدَاْ (فرقان، عنکبوت، نجم، ھود) چار مقام پر۔	

نمبر ۳ وہ الفاظ جو وقف میں پڑھے جاتے ہیں، وصل میں نہیں۔

نمبر ۱: لفظ اَنَا جہاں بھی آئے (ضمیر واحد متکلم) نمبر ۲ الٰكِنَّا (الکہف) نمبر ۳ الرَّسُوْلَا نمبر ۴ السَّبِيْلَا (احزاب) نمبر ۵ سَلَاسِلَا۔ نمبر ۶ پہلا قَوَارِيْرَا (دھر)

چار الفاظ میں "ص" کے اُوپر چھوٹا سا "س" لکھا ہوتا ہے

۱: یَبۡصُۜطُ ، ۲: بَصۜطَۃً ان دونوں مقامات پر صرف سین پڑھیں گے
۳: اَلۡمُصَۜیۡطِرُوۡنَ ، اس مقام پر صاد اور سین دونوں پڑھ سکتے ہیں۔
۴: بِمُصَۜیۡطِرٍ ، اس مقام پر صرف صاد ہی پڑھا جائے گا۔

پانچ مقامات میں لا کا الف نہیں پڑھا جاتا

لَاۡاِلَی اللّٰہِ تُحۡشَرُوۡنَ (پ۴ ع) لَاۡاَوۡضَعُوۡا (پ۱۰ ع)
اَوۡلَاۡاَذۡبَحَنَّہٗ (پ۱۹ ع) لَاۡاِلَی الۡجَحِیۡمِ (پ۲۳ ع)
لَاۡاَنۡتُمۡ اَشَدُّ (پ۲۸ ع)

اختتامیہ تکبیرات و ابتدائیہ الحال المرتحل

تکبیرات

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ

ابتداءِ نبوّت میں کچھ عرصہ کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا سلسلہ بند ہو گیا تھا جس پر کفارِ مکہ نے آنحضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو طعنہ زنی شروع کر دی کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب آپ سے ناراض ہو گیا ہے جس پر آنحضور علیہ السلام

غمزدہ ہو گئے کچھ ایام کے بعد جنابِ رُوح الامین اپنی اصلی شکل میں سُورۃ والضحیٰ لے کر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنائی جب آخر سورۃ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرطِ محبت میں تکبیرات کہیں اسلیے سُورۃ والضحیٰ تا سُورۃ النّاس سُورتوں کے آخر میں تکبیرات مسنون و بابرکت ہے۔

الحال المرتحل اس کا معنی ہے حصولِ منزل کے بعد فوراً دوبارہ سفر کی تیاری۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی قرآن شریف کی تکمیل فرماتے تو ساتھ ہی سُورۃ النّاس کے بعد سُورۃ الفاتحہ اور سُورۃ البقرۃ اَلۡمُفۡلِحُوۡنَ تک تلاوت فرما کر قرآنِ پاک کا دوبارہ آغاز فرماتے۔

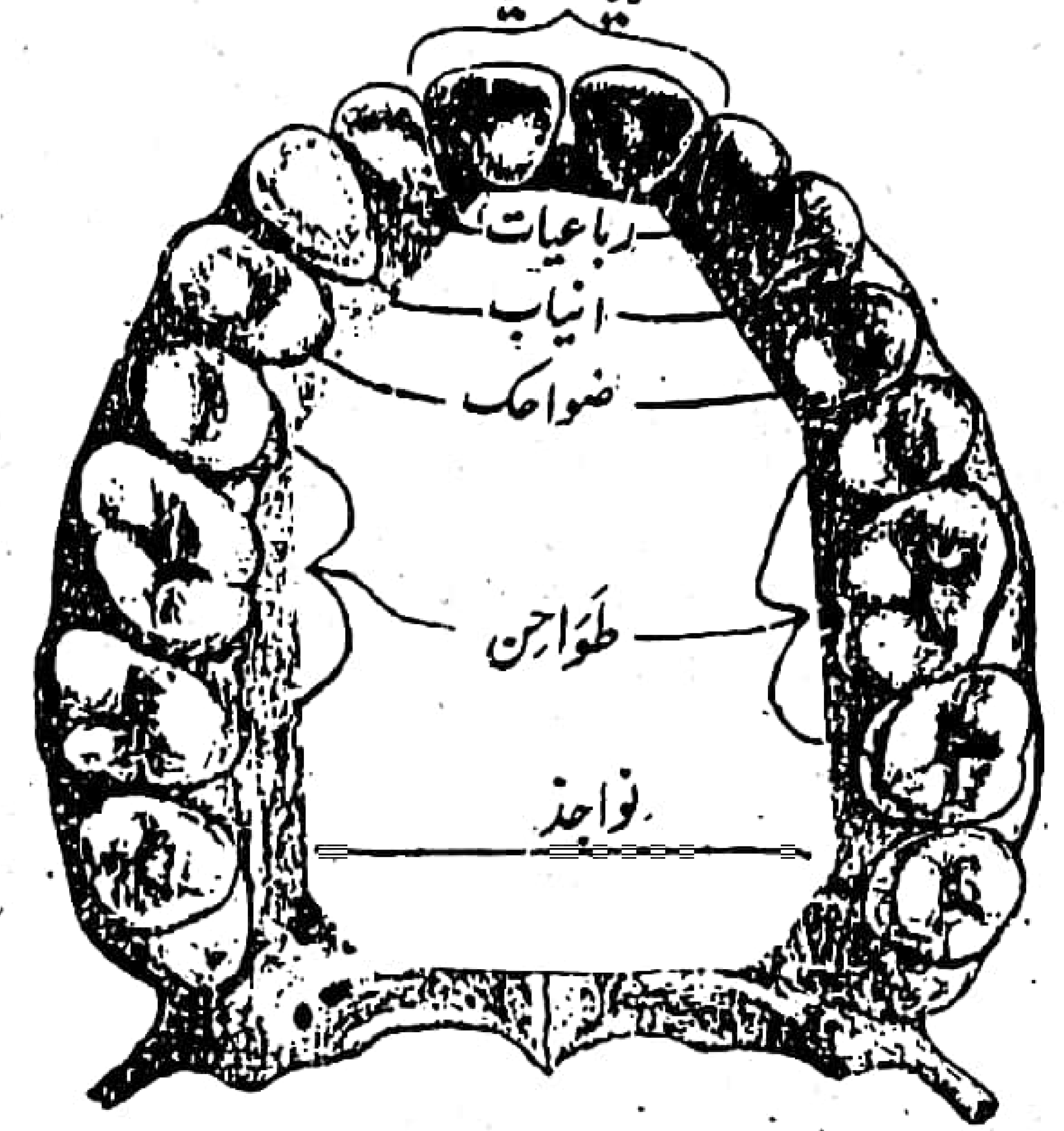
نوٹ

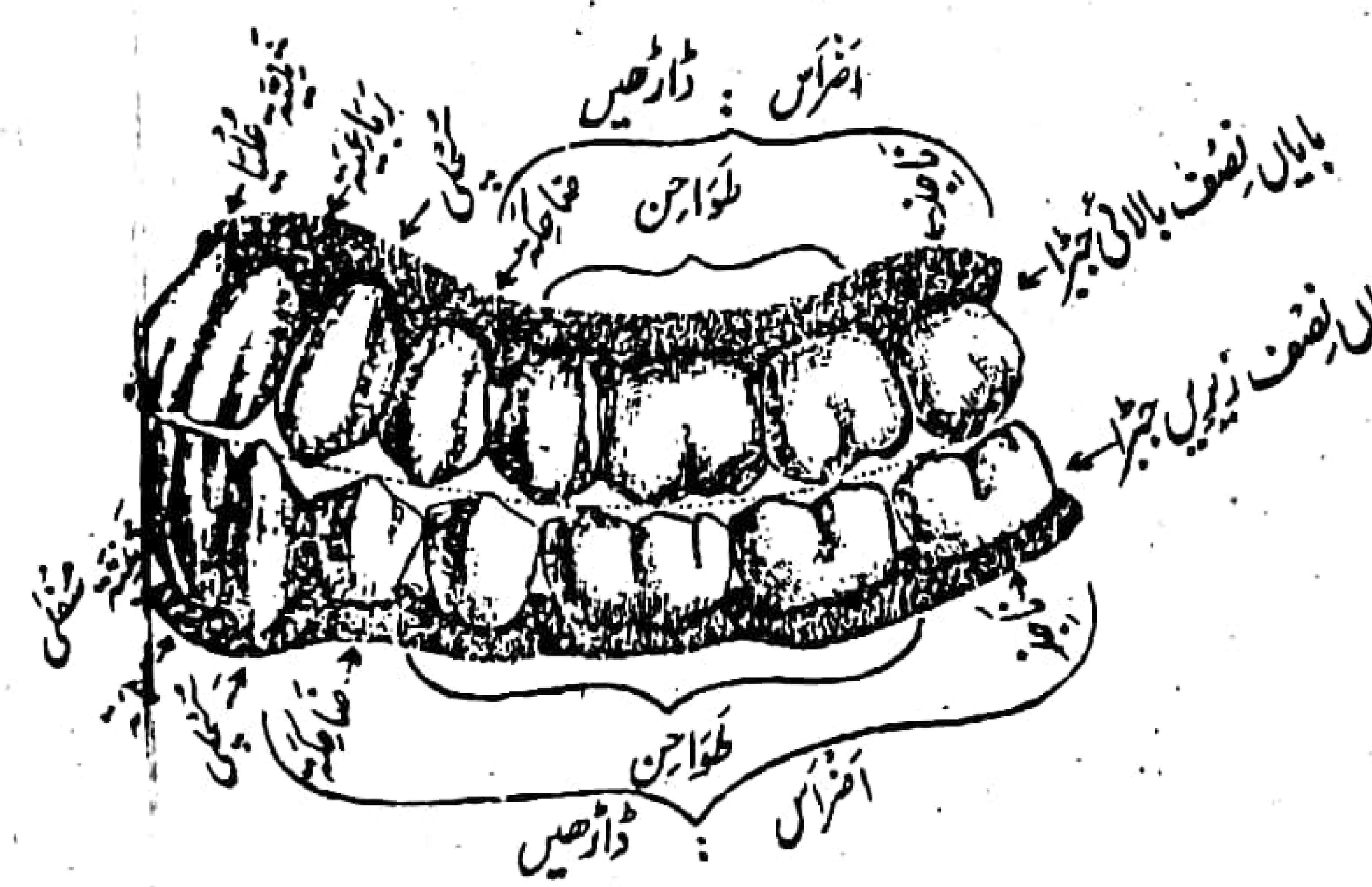
قاعدہ حروفِ تہجی میں پندرہ (۱۵) حروف مونث ہیں۔

ب ت ث ج خ د ذ
ر ز ط ظ ف و ہ ی۔

تیرہ (۱۳) مذکر ہیں۔ ا ح س ش ص ض
ع غ ق ک ل م ن۔

بالائی جبڑے کے دانت





مختصر تعارف قراءتِ سبعہ عشرہ

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کو متعدد طریقوں سے الفاظِ قرآنی پڑھنے کی اجازت مرحمت فرما کر اس کی تلاوت میں مزید سہولت پیدا فرما دی۔ آقائے دوجہاں علیہ التحیۃ والتسلیم کا ارشادِ گرامی ہے۔

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔ (صحیح بخاری)

یہ قرآنِ پاک سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، پس ان میں سے جو تمہارے لیے سہل اور آسان ہو اس طریقہ سے اس کی قراءت کرو۔

اِن سات حروف کی تعیین و تخصیص میں علماء مختلف فیہ ہیں، البتہ اہلِ تحقیق کے نزدیک قراءتِ قرآن کی مختلف نوعیتیں ہیں۔ جو سب منزل مِنَ اللہ ہیں۔

○ اختلافِ اسماء مثلاً کلمہ کی جگہ کلمات پڑھنا۔ ○ اختلافِ افعال مثلاً بَاعِدْ کی جگہ بَعِّدْ پڑھنا۔ ○ اعراب کا اختلاف مثلاً لَا يُضَآرَّ کی جگہ لَا يُضَآرُّ۔ ○ تقدیم و تاخیر کا اختلاف مثلاً سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ کی جگہ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ پڑھنا۔ ○ الفاظ کی کمی و بیشی کا اختلاف مثلاً تَجْرِىْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ کی جگہ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ پڑھنا۔ ○ لہجوں کا اختلاف مثلاً مُوْسٰى کی جگہ مُوْسٰے پڑھنا۔ ○ بدلیت کا اختلاف مثلاً فَتَبَيَّنُوْا کی جگہ فَتَثَبَّتُوْا پڑھنا۔

اوائل میں عوام الناس اسلوبِ قرآنی سے کما حقہٗ آگاہ نہ تھے لہٰذا اِن سات اقسام کے تحت بہت سی قراءتوں کی اجازت تھی۔ یہ رخصت صرف سہولت کے پیشِ نظر تھی۔ جس سے معنی میں کوئی قابلِ ذکر تفاوت اور تضاد نہ تھا ہر سال رمضان المبارک میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جبریلِ امین کے ساتھ قرآنِ حکیم کا دَور فرمایا کرتے تھے مگر جس سال آپ کا وصال مبارک ہوا۔ آپ نے اس رمضان المبارک میں دو مرتبہ دَور فرمایا۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے عہدِ خلافت میں قرآنِ پاک کے سات نسخے تیار کروائے، اور ان میں تمام قراءتوں کو جمع کر دیا۔ اُمتِ مسلمہ نے ان جمع شدہ قراءتوں کی حفاظت کا اس قدر اہتمام و انصرام کیا کہ علمِ قراءت ایک مستقل علم اور ایک اہم فن کی حیثیت اختیار کر گیا لاتعداد علماء، قراء اور حفاظ نے اس کی ترویج و اشاعت اور تعلیم و تعلم میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں، کسی بھی قراءتِ قرآن کے صحیح ہونے کے تین بنیادی اصول جو تمام آئمہ قراءت کے ہاں مسلّم ہیں۔

وہ قراءت قبول ہوگی جو عربی زبان کے اُصول وضوابط پر پُوری اُترتی ہو۔
مصاحفِ عثمانی کے رسم الخط میں اس کی گنجائش ہو۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بسندِ صحیح ثابت ہو نیز ائمہ قراءت کے ہاں وہ مشہور ومقبول ہو، متواتر قراءتیں نسل در نسل نقل ہوتی رہیں۔ اگر کسی امام نے ایک قراءت یا چند قراءتیں اختیار کیں اور اس کی تعلیم دی تو یہ قراءت اُسی کے نام سے شہرت پاگئی۔

علمائے کرام ان قراءتوں کو کتابی صُورت میں جمع کرکے عوام کے سامنے لائے۔ چنانچہ سب سے پہلے امام ابوعبیدہ قاسم بن سلام۔ امام ابوحاتم سجستانیؒ۔ قاضی اسمٰعیل اور امام ابوجعفر طبری علیہم الرحمۃ نے اس فن پر قلم اُٹھایا۔ بعدازاں ابوبکر ابنِ مجاہدؒ متوفی (۳۲۴ھ) نے سات قراء کی قراءتوں پر مشتمل ایک کتاب لکھی ان کی اسی تصنیف کی وجہ سے یہی سات قراءتیں دیگر قراءتوں کے مقابلے میں بہت مشہور ہوئیں۔

علامہ ابن مجاہدؒ نے مندرجہ ذیل سات ائمۂ قراء کی قراءتیں جمع کی ہیں!

نمبر شمار	نام امام	راوی نمبر۱ (شاگرد)	راوی نمبر۲ (شاگرد)	قراءۃ کہاں مشہور ہوئی
۱	حضرت نافع ابن عبدالرحمٰن بن ابی نعیمؒ مدنی	ابوموسیٰ عیسیٰ بن مینا قالونؒ	ابوسعید عثمان بن سعیدؒ مصری	مدینہ منورہ
۲	حضرت عبداللہ ابن کثیر مکی تابعیؒ	ابوالحسن احمد بن عبداللہ نافع بن ابی بزیؒ	ابوعمر محمد بن عبدالرحمان قنبلؒ	مکۃ المکرمہ
۳	حضرت ابوعمر بن العلاء بن عمار بصریؒ	ابوعمر حفص بن الدوریؒ	ابوشعیب صالح بن زیاد سوسیؒ	شام
۴	حضرت عبداللہ بن عامر شامیؒ	ابوولید ہشام بن عمار دمشقیؒ	ابوعمر عبداللہ بن احمد بشیر ذکوانؒ	بصرہ
۵	حضرت امام ابوبکر عاصم کوفیؒ	الامام شعبہ ابوبکر بن عیاش سالم کوفیؒ	حفص بن سلیمان الاسدیؒ	کوفہ
۶	امام ابوعمارہ حمزہ بن حبیب زیات کوفیؒ	امام خلف بن ہشامؒ بزاز	ابوعیسیٰ خلاد بن خالد کوفی	کوفہ
۷	ابوالحسن علی بن حمزہ کسائیؒ	ابوالحارث لیث بن خالدؒ	علی ابوعمر وحفص بن عمر دوریؒ	کوفہ

متعدد ائمہ قراء جن میں علامہ شذائی اور ابوبکر بن مہران رحمہما اللہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ انہوں نے سات کی بجائے دس قراءتیں جمع کرنے کا اہتمام کیا۔ اسی سے قراءتِ عشرہ کی اصطلاح مشہور ہوئی۔ مذکورہ بالا سات قراء کی قراءتوں کے ساتھ مندرجہ ذیل قراء کی قراءتوں کو بھی شامل کرلیا گیا۔

	نام امام	نام راوی نمبر۱	نام راوی نمبر۲	قرارت کہاں مشہور ہوئی
۱	ابوجعفر یزید بن قعقاعؒ مدنی	عیسیٰ بن وردانؒ	سلیمان بن جماز	مدینہ منورہ
۲	یعقوب بن اسحاق حضرمی بصریؒ	رویسؒ	روحؒ	بصرہ
۳	خلف بن ہشام بزازؒ	اسحاق وراقؒ	ادریس حدادؒ	کوفہ

بعض حضرات نے ان دس کے علاوہ چار مزید آئمہ قرآت کی قرأتوں کو بھی جمع کیا ہے، ان کے نام یہ ہیں۔
○ حضرت حسن بصریؒ۔ ○ حضرت محمد بن عبدالرحمٰن ابن محیض کوفی۔ ○ حضرت یحییٰؒ بن مُبارک یزیدی کُوفہ۔ ○ ابوالفرج شنبوزیؒ بغداد۔
ان میں پہلی دس قرائتیں صحیح قول کے مطابق متواتر ہیں، اور بقیہ چار شاذ ہیں۔

تلاوت کے عیوب

دورانِ تلاوت ان عیوب سے بچنا چاہیئے۔

تطریب: مدّاصلی کو لمبا کرنا۔ **ترعید**: بغیر لطافت کے گرجدار آواز میں بیٹھنا۔ **تطنین**: ناک میں پڑھنا۔ **ترقیص**: حرکت کو ساکن پڑھ کر پھر حرکت پڑھنا، اَنْ ھَدَیْنَا۔ **عَنْعَنَۃ**: ہمزہ میں عین کی آواز ملانا یا اس کے برعکس۔ **رَکْزَہ**: اظہار کی جگہ ادغام کرنا مثلاً فَاصْفَعْ عَنْھُمْ۔ **وثبہ**: پہلا لفظ نامکمل چھوڑ کر دُوسرا پڑھنا۔ **تمطیط**: حرکات لمبی کرنا۔ **ھمھمہ**: مخفف کو مشدد یا مشدد کو مخفف۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَزَّلَ قُرْاٰنًا
غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ لِّھِدَایَۃِ الْاِنْسَانِ وَنَوَّرَ
قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِلَوَامِعِ التَّجْوِیْدِ
وَالْبَیَانِ وَنَصَّ مِنْھُمُ الَّذِیْنَ اجْتَھَدُوْا فِیْ
قِرٰاٰتِ تَرْتِیْلًا وَّ ابْتَغَوْا اِلٰی رَبِّھِمْ بِوَضْعِ
قَوَاعِدِ التِّلَاوَۃِ سَبِیْلًا۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی مَنْ اُوْتِیَ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَاُرْسِلَ بِاَنْوَارِ الْوَحْیِ
وَالْعِلْمِ لَامِثْلَ لَہٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ فِی الْخَلْقِ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ عَمِلُوْا وَنَشَرُوْا
السُّنَّۃَ بِالْجُھْدِ وَالْفَرْحِ لِیَتِمَّ النِّعْمَۃَ
وَزَیَّنُوْا وَاھْتَمُّوا الْقِرَاۃَ بِحُسْنِ
الصَّوْتِ وَمَخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَصِفَاتِھَا
لِتُکْمِلَ الرَّحْمَۃَ صَلَاۃً وَّسَلَامًا
دَائِمًا اَبَدًا

اَمَّا بَعْد

قرآنِ پاک وہ سرچشمہ فیض ہے جسکی برکت سے دلوں کی اُجڑی ہوئی کھیتیاں پھر سے آباد ہوگئیں۔ اور جب گلستانِ دھر میں اِس کی

بہار آفریں چھینٹے پڑے تو ارواح و ابدان کی مُردہ زمین کو حیاتِ جاوداں نصیب ہوگئی۔ یہ وہ مینارۂ نور ہے جس کی ضیا پاشیوں سے ظلمت کدہ گیتی جگمگا اُٹھا۔ جس کے انوار و تجلیات نے بنی نوع اِنسان کو خود شناس بھی بنا دیا اور خدا شناس بھی۔ یہ وہ لاریب کتاب ہے جس کو ایک طرف تو کلامِ الٰہی ہونے کا شرف حاصل ہے اور دُوسری طرف خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے کی سعادت بھی نصیب ہوتی۔ اِس پاک اور مقدّس کتاب کو بھیج کر اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے اسکے حاملین کو محروم نہیں رکھا بلکہ انکا دامن خیر و برکات سے بھر دیا۔ اِس کی قرأت کرنے والے کو ہر حرف پر دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں اس کے پڑھنے پڑھانے والے عند اللہ خیر النّاس ہیں اسکی ایک چھوٹی سی سُورت کا حافظ دُنیا بھر کے سکالرز سے ممتاز ہے۔

تجوید و قرأت کی ضرورت

دیگر کتب اور کتاب اللہ کے مابین ان گنت وجوہِ امتیاز ہیں۔ جن میں ایک اسکی تلاوت ہے۔ ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ ساتھ اسکو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ علاّمہ بیضاوی علیہ الرحمۃ ترتیل کے معنی بیان کرتے ہُوئے رقمطراز ہیں۔ جَوِّدْہُ تَجْوِیْدًا یعنی قرآنِ پاک کو عُمدہ ادائیگی کے ساتھ پڑھو۔

حضُور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے۔ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ

بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا ۔ (موطا امام مالک و نسائی)

قرآنِ پاک اہلِ عرب کے لب ولہجہ میں پڑھو یعنی ان ہی کی طرح مخارج و صفات کا لحاظ رکھو۔ اسی طرح حضور سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلم نے حسنِ صوت کی بھی تلقین فرمائی ہے تاکہ سُننے والے کی طبیعت قرآنِ پاک کی طرف مائل ہو جائے۔ ارشاد فرمایا۔

زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ (ابو داؤد و ابن ماجہ)

اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو مزیّن کر کے پڑھو۔

زیرِ نظر کتاب ملکِ پاکستان کے مایہ ناز فرزند استاذ القراء قاری فقیر محمد مسعودی بن الشیخ محمد ابراہیم کاشمیریؒ کی تصنیف ہے۔ موصوف ۱۹۶۷ء سے منصب تدریس پر فائز ہیں اور آپکو علمِ تجوید و قرأت میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ نے زمانۂ طالب علمی سے ہی اس فن کی تحصیل میں ان تھک محنت کی۔ شوق اور لگن کا یہ سلسلہ اب تک جاری ہے پاکستان کے طول و عرض میں علمی حلقوں نے آپ کی خدمات کو سراہا ہے۔ قومی اور نجی سطح پر متعدد ایوارڈز کے ذریعہ انکی خدمات کا بارہا مرتبہ اعتراف کیا گیا۔ بین الاقوامی محافلِ قرأت میں ملک کی نمائندگی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت برِّصغیر کے ممتاز استاذ، استاذ القرا حضرت قاری فضل کریم رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور اور دورانِ حفظ قرأت کی مشق استاذ القراء قاری

سیّد حسن شاہ صاحب بخاری صدر شعبہ تجوید مدرسہ تجوید القرآن لاہور۔ شیخ التجوید قاری محمّد شریف رحمۃ اللہ علیہ بانی دار القراء ماڈل ٹاؤن لاہور۔ استاذ القراء قاری فضل ربّی آف مانسہرہ سے حاصل کی۔ اور فنِ تجوید و قرأت کی باقاعدہ تربیّت و تعلیم استاذ الاساتذہ حضرت مولانا پروفیسر قاری اظہار احمد تھانوی اسلامی یونیورسٹی ملحقہ فیصل مسجد اسلام آباد سے حاصل کی۔

آپ نے لحنِ داؤدی تو بلا کا پایا ہے متعدد مرتبہ مشاہدہ ہوا کہ تلاوتِ قرآنِ حکیم کے دوران پورا مجمع عشق و مستی، جذب و شوق کی عملی تصویر بن جاتا ہے۔ آپ کو قرآنِ پاک کے ساتھ والہانہ عشق و محبّت ہے یہی وجہ ہے تدریسی ذمّہ داریوں کے باوجود آپ اکثر و بیشتر محافلِ قرأت کا بکثرت اہتمام فرماتے ہیں۔

مسعودی صاحب نوجوان نسل کے نمائندہ قاری ہیں۔ جو بحرِ تجوید میں غوطہ خوری کے نہ صرف عادی ہیں۔ بلکہ اسکی لہروں سے کھیل کر راحت محسوس کرتے ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ آپ کو فنِ تجوید و قرأت میں ملک میں منفرد مقام حاصل ہے تو بے جا نہ ہوگا۔

"توضیح التجوید" واقع ایک بلند پایہ کاوش ہے جسے موصوف نے طلباء کی ذہنی سطح اور تدریسی ضرورت کے پیشِ نظر مرتب فرمایا ہے۔ اگرچہ اس فن پر متعدد کتب مارکیٹ میں دستیاب ہیں مگر تشنہ کامی کا

شکوہ باقی رہتا ہے۔ عرصہ دراز سے یہ آرزو مچل رہی تھی کہ نئی نسل کا کوئی نمائندہ فنِ تجوید پر قلم اُٹھائے۔ جو فن کی باریکیوں سے بھی واقف ہو اور اپنی نوجوان نسل کی ضرورت اور معیار سے بھی آشنا ہو۔ نیز طریقہ تعلیم و تعلم سے بھی بے خبر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو اپنے خصوصی نعمت سے نوازا۔ اور آپ نے اس عظیم کام کا بیڑہ اُٹھایا۔ اللہ پاک انکے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّھُدًا وَّرَحْمَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ اٰمِیْن

○

خادم العلماء

نور الحسن تنویر چشتی

دار العلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ